

مجلس انجمن صحیفہ و ادارہ عالمہ محمدیہ کابل

پندرہ روزہ

شمس اسلام

مدیر مسئول: ظہور احمد بگوتی
مدیر اعزازی: محمد بہار الحق قاسمی

ایڈیٹر: میر تقی میر، پتہ: پشاور، پاکستان



بھیرہ ۱۶ جولائی ۱۹۴۰ء
مطابق: جمعہ ۱۳۵۹ھ

مَنْ أَنْصَارِ حَيِّ لَی اللہ

یہ زمانہ مادہ پرستی اور سرمایہ داری کا ہے۔ دین و دنیا کا کوئی کام بھی نہیں سرمایہ کے چل نہیں سکتا، ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ جن مقاصد غلطی کو لے کر آئے ہیں، اور جو پیغام نبیات مسلمانوں تک پہنچا چکا ہے، میں اس کے لئے کتنے سرمایہ کی ضرورت ہے جس کے بل بوتے پر خدا تم کا پیغام خدا کے بندوں تک پہنچا دے گا۔ مگر آہ! ہم غریبوں کے پاس اتنا سرمایہ کہاں۔ اس پر تنہا وہ کہ شمس اسلام کے سر پر نہ کسی سرمایہ دار کا لٹا ہے۔ نہ حکومت کی خوشامد و چاہلوسی کی رو بہلی و سنہری مصلحتیں جو اس کے اخراجات کی کفیل ہوں۔ نہ اس میں حسن و عشق کی عریاں تصویریں اور داستانیں ہی ہیں جو رنگین مزاجوں کو اپنی طرف کھینچ لیں۔ اور نہ اس کا کوئی تجارتی پہلو ہی ہوگا کہ وہ کتابوں کی تجارت سے اپنے اخراجات پر سے کر لے۔ لے دے کے اسے بیلے خدا کا ران اسلام ہی کا سامرا ہے جو اپنے سینوں میں تبلیغ اسلام کی تڑپ، اور خدمت دین کا درد و احساس رکھتے ہوں۔

ہم ان مسلمانوں سے پوچھنا چاہتے ہیں جو تبلیغ دین اور خدمت اسلام کا سچا جذبہ اپنے سینوں میں رکھتے ہیں جو دنیا میں اسلئے آئے ہیں کہ کفر و شرک کی طاغوتی طاقتوں اور شیطانی قوتوں کو پاش پاش کر کے خدا کی حومت قائم کر دیں۔ اور جو اسلام کی حمایت و حفاظت میں اپنا جان و مال سب کچھ قربان کر دینے کے خواہش مند ہیں۔ کہ جہاں ہم جہاد کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں آپس میں اپنے فرض سے غافل نہیں ہو دیتے ہیں کہ کتنے مسلمان اللہ کے نام پر شمس اسلام کی امداد و توجہ کی طرف دست کرم بڑھاتے ہیں،

مینجر جدیدہ شمس اسلام بھیرہ

ملاحظہ

مجلس گزیر حزب الانصار و فوج محمدی کی

کارگزاری

تبلیغ الاسلام

حضرت مولانا ظہور احمد صاحب گجوی امیر حزب الانصار نے انجمن اہل سنت و الجماعہ شیخوپورہ کے سالانہ جلسہ میں دو تقریریں صداقت اسلام پر ارشاد فرمائیں۔ بعد ازاں کوٹ عیسیٰ شاہ ضلع جھنگ کے عظیم الشان اجتماع میں برافت مولانا عبدالرحمن صاحب میانوی شرکت اختیار کی اور دیہاتیوں کو پیغام عمل دیا۔ موضوع، ار جولائی کو کوٹ مومن میں مولانا محمد رفیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے اجتماع میں امیر حزب الانصار نے تصوف اور اسلام پر تقریر کی۔ مولانا عبدالرحمن صاحب میانوی نے کوٹ عیسیٰ شاہ (ضلع جھنگ) ماری شاہ شیخیر (ضلع جھنگ) حضور پور (ضلع شاہ پور) و دیگر مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔

مولوی حبیب اللہ صاحب آجکل مجلس دعوت الحق، تھانہ بھون کی طرف سے صوبہ یوٹی کا دورہ فرما رہے ہیں۔ مولانا منیر شاہ صاحب ضلع مظفر گڑھ کے تبلیغی دورہ سے فایز ہو کر خوشاب پہنچ گئے ہیں۔

تعلیم الاسلام

حزب الانصار کی سرپرستی میں بھیرہ و دیگر مقامات کے مدارس اجیار و اشاعت علوم و دینیہ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریہ

ضروری اعلانات و ہدایات

۸ و ۹ جولائی کو بمقام میانوانی سالانہ مجلس شاورت منعقد ہوئی جس میں کم و بیش تیس مجالس کے نمائندے شامل ہوئے۔ دورہ کی بحث کے بعد اہم تجاویز طے ہوئیں بمقتضی کارروائی اشاعت آئندہ میں درج ہوگی مجلس شاورت کے فیصلوں کی روشنی میں جب ذیل ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

(۱) ادارہ عالیہ محمدیہ کا مقام ٹیکس کے بجائے جھیرہ مقرر کیا گیا ہے۔ آئندہ کے لئے ادارہ کے نام کی جملہ خط و کتابت ٹیکس کے بجائے ناظم ادارہ عالیہ محمدیہ بھیرہ پنجاب ہونی چاہیے۔ تمام جہان اپنی کارگزاری کی پندرہ روزہ رپورٹیں بھیرہ کے پتہ پر ارسال کیا کریں۔ (۲) حکومت پنجاب نے پرنٹ و فوجی مظاہروں پر جو پابندی عائد کی ہے اس کی بنا پر جملہ مجالس صوبہ پنجاب کو ہدایت کی جاتی ہے کہ کسی جگہ بھی حکومت کے ساتھ ٹکراؤ پیدا نہ کریں اور اپنی سرگرمیاں خدمت خلق، ترغیب صلوات، مساجد کی آبادی، امر بالمعروف و نہی عن المنکر تک محدود رکھیں۔

(۳) جن صوبوں میں فوجی مظاہروں اور پرنٹ پر حکومت کی طرف سے پابندی عائد نہیں، وہاں پر حسب سابق تمام جماعتیں عمل کرتی رہیں۔

(۴) سابقہ دستور العمل منسوخ قرار دیا گیا ہے۔ لہذا ۱۰ جولائی سے سابقہ دستور العمل کو منسوخ سمجھا جائے۔ تمام جماعتیں جدید دستور العمل ادارہ سے طلب کریں۔ جدید دستور العمل ایک ہیئت کے اندر طبع ہو جائے گا جس قدر نسخے درکار ہوں، ان کی قیمت دو پیسے فی نسخہ کے حساب سے روانہ کر کے طلب کریں۔

(۵) حضرت صاحبزادہ محمد زین الدین تحریک فوج محمدی کے قائد اعظم منتخب ہوئے ہیں۔ لہذا حضرت ممدوح کے حکم کی تعمیل ہر جگہ کا لئے لازمی ہوگی۔ ۱۶ جولائی سنہ

نعت شریف

از مولانا حافظ حکیم عبدالرسول صاحب نقشبندی مجتہدی

اے سید ہر دوسرا نامت عین مصطفیٰ اے رحمتہ تلخلمین از نور خود کردہ جدا شد خادم درگاہ تو بودی تو شاہ مرسلین در حکم تو شجرہ و حجر شد امتت حق و بشر شد پایہ عرش پریا از علم تو بسیار کم از جود تو دنیا و دین اے عالم اتقی لقب بے از کسی ذات ترا مکن نہ از کس بازبان ہر کو درین مشغول شد	جانم فدا بر نام تو خیر الوری نور الہدی اے سرور صداق میں نور تو خلاق الوری جبریل ز اعلیٰ احبابہ تو آدم میان مار و طین اندر حکومت بحر و بر از نور تو شمس و قمر زایوان تو زیر و کمین مرقومہ روح و قسم در خدمت خلک زمین اے شاہد الانسب حاجت تو صیفت و ثنا وصفت کند کامل بریا انہار ساز و شوق خود	اے شافع روز جہنما محبوب ذات کبریا اے بادشاہ انبیاء از فیض تو ارض و سما نہ چرخ آمدنیر پیا اے انبیاء را پیشوا حکم تو نافذ و انما روشن تو جہد فضا اے مظہر فیض ہدی علت قودن از انتہا حق گفت لولاک لما اے ہر انور پر ضیاء وصفت بگفتہ خود خدا دائم محال این دعا حاصل کن بسعد و شفا	جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو جانم فدا بر نام تو
--	--	--	--

اورنگ زیب

از محبوب اوجیا لوی

اسلام اے شاہ عالمگیر اے سلام بخاری ابھی تک یاد ہے اہل جہاں کو تیری سلطانی تو اب لے بندہ حق دیر تربت ہو است ابھی ہر کس شمول کے دل پیر افق چھان بظاہر تو اگرچہ ایک شاہ گورگانی تھا فضائے ہند میں جس وقت کوئی تیری تہنیں نوشادہ دن کہ بربور پہ جب تیری محبت ہو	ہو یاد ہے تری تربت سے ابھی جان جان ابھی چھو لا نہیں ان کو ناطر جہان بانی مگر چھائی ہوئی بل پاب بھی تیری تربت از جلال ہے جب سنتے ہیں اورنگ زیب حقیقت میں کیا ہوں میں گہرا ذوق ثانی تھا مگر کرکریں کھار کے ہاتھوں شیریں رعا یا ہے تجھے ہتھ کو رعایا سے محبت تھی	بھجور اہل تہ سے تو نے کبھی انصاف کا ہن تو نقش کھینچ گیا دنیا کی آنکھوں میں غلام کا تھے اہل نظر اسلام کی شیریں کہتے ہیں منور کرکریں ہندستان کو تیری تنوریں مگر تھی کا فراساد کی تیرے گلے میں تقصیر اور کدورت کا غلام ان کے ہاتھوں میں مگر دھن کی گیس چشم جہاں میں تیری قریں وہ کو تیرے ہتھ میں انہار اپنے فتنہ باطن کا مگر افسوس تیرے جیسے نہ ملے جا شمس تیرے سے دعا ہے تیرے دکھائے کوئی انداز جہان بانی	بڑا طرز عالم بہتر تھا اور مستحسن تو نقش کھینچ گیا دنیا کی آنکھوں میں غلام کا تھے اہل نظر اسلام کی شیریں کہتے ہیں منور کرکریں ہندستان کو تیری تنوریں مگر تھی کا فراساد کی تیرے گلے میں تقصیر اور کدورت کا غلام ان کے ہاتھوں میں مگر دھن کی گیس چشم جہاں میں تیری قریں وہ کو تیرے ہتھ میں انہار اپنے فتنہ باطن کا مگر افسوس تیرے جیسے نہ ملے جا شمس تیرے سے دعا ہے تیرے دکھائے کوئی انداز جہان بانی
---	---	--	--

تاریخِ رعابر

تاریخِ خواج

(مولانا ابنِ افغانی کے قلم سے)

مولانا ممدوح نے حسب ذیل مضمون "ضیاء الاسلام" کے لئے عطا فرمایا تھا، جسے اب ناظرین "شمس الاسلام" کی خدمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہی قسط منظرِ ذیل ہے:- (دُمیر)

کہتے ہیں کہ خراسان میں ایک "زادہ" رہتا تھا، جو صائمِ انہما اور قائمِ لیل تھا۔ ایک رات مسجد میں تہجد پڑھ رہا تھا۔ وہاں ایک تھکا ہوا مسافر سویا ہوا خواتے بھر رہا تھا "زادہ" خراسانی نے اس کو جگا کر کہا کہ تمہارے خزانوں سے میری ناز میں خلل پڑتا ہے، اس لئے سونا مٹ۔ اُس بے چارے نے کروشہ بلی اور تھوڑی دیر میں سو کر دوبارہ نلپٹے بھرنے لگا۔ "زادہ" خراسانی نے دل میں کہا کہ ہونہ ہو، یہ شخص ابلیس ہے۔ جو انسانی صورت میں میرے صندوقِ قلب میں خلل ڈالنے کے لئے یہاں آیا ہے۔ نماز چھوڑ کر گیا اور چھپر اٹکال کر اس بے چارے کو ذبح کر ڈالا۔

خوارج | خوارج کا فرقہ مسلم کشی میں اس "زادہ" خراسانی سے کسی طرح کم نہیں تھا، انھوں نے بھی ذرا ذرا سی باتوں پر بے گناہ مسلمانوں کا اس قدر خون بہایا ہے کہ جس شخص کو ان کی پوری تاریخ معلوم نہ ہو، وہ ان تمام باتوں کو بڑا افسانہ سمجھتا ہو گا۔

ذیل کا مضمون علامہ محمد شریف سلیم صری کی کتاب "لمحظ تاریخِ الخوارج" سے ماخوذ ہے۔ اس مضمون میں فاضلِ مہذب نے ان کی اچھائیوں اور برائیوں دونوں کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ امید ہے کہ یہ مضمون مسلمانوں کے لئے مفید ثابت ہو گا۔

خوارج کی ابتدا | یہ فرقہ پہلے پہل حضرت علی رضی اللہ عنہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے اور اکثر مسلمانوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی، تو حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے ان کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ قاتلانِ عثمان

رضی اللہ عنہ سے قصاص لیں، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے اس وقت قطعاً ناممکن تھا۔ مجبور ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے قریب ۳۳ میں اُن سے لڑائی لڑی، جو تاریخ میں "جنگِ جمل" کے نام سے مشہور ہے (جمل عربی میں اونٹ کو کہتے ہیں۔ اس جنگ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک سرخ اونٹ پر سوار تھیں، اس لئے یہ لڑائی "جنگِ جمل" کے نام سے مشہور ہوئی) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فتح حاصل ہوئی اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما شہید ہو گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی۔

۳۴

جنگِ صفین

اس کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی مطالبہ لے کر گئے اور طرفین کی خط و کتابت شروع ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مخالفت چھوڑ دو اور باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر میری بیعت کر لو۔ ادھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اصرار تھا کہ قاتلانِ عثمان رضی اللہ عنہ کو کیفرِ کدار تک پہنچا دو، ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آخر کار صفین کے پاس فریقین کی لڑائی شروع ہوئی، گھمسان کارن پڑا، جس میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فوج بہت باگرتی۔ اس وقت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک ترکیب ہو چکی۔ آپ نے فوراً قرآن کریم کو نیزوں پر بلند کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں سے صلح کی درخواست کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہر چند کہا کہ صلح نہیں کرنی چاہیے، مگر سپاہیوں نے کہا کہ ہم آپ کا ساتھ چھوڑ کر چلے جائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجبور ہو کر یہ صلح پڑھا۔

وَمَا أَنَا إِلَّا مِنَ غَزِيَّةٍ إِنَّ غَوَاةَ

غَوَاةٍ وَإِنْ تَوَشَّاهُ غَزِيَّةٌ أَمْرٌ شَدِيدٌ

"میں غزیرہ کے قبیلہ میں سے ہوں، استقامت اور کج روی

میں ان کا ساتھ دوں گا"

اور لڑائی روک لی۔

حکم مقرر ہوئے | اب یہ سوال درپیش ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

کی طرف سے کون وکیل بن کر مصالحت کے لئے جاتے۔ لوگوں نے اپنی مرضی سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی وکالت سے رضا مند نہیں تھے لیکن مجبور ہو کر اپنا پڑا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے مشہور سپہ سالار اور عالی دماغ سیاست دان حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اپنا وکیل بنا کر بھیج دیا۔ دونوں نے مل کر حبیب ذیل معاہدہ لکھا۔

معاہدہ اور اس کی دفعات | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ وہ تحریر ہے جسے علی رضی اللہ عنہ بنی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے اتفاق کیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ اور ان کے مسلمان ساتھیوں کی طرف سے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے اہل شام اور ان کے مسلمان ساتھیوں کی طرف سے یہ فیصلہ منظور کیا کہ :-
(۱) ہم وہ لوگ ہیں اللہ کے حکم اور کتاب کو تسلیم کریں گے۔ قرآن شریف کے سوا کوئی چیز ہم کو مستحق نہیں کر سکتی۔

(۲) ہمارے دو ثالث ابو موسیٰ اشعری عبد اللہ بن قیس اور عمرو بن العاص قریشی جو کچھ قرآن میں پائیں گے اس پر عمل کریں گے۔ اگر کوئی بات قرآن میں نہیں ملے گی، تو متفقہ حدیث پر فیصلہ ہوگا۔
(۳) ان دونوں ثالثوں کے ساتھ علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما نے وعدہ کیا ہے کہ ان کی جان اور اہل و عیال محفوظ رہیں گے اور یہ دونوں جو فیصلہ کریں گے، تمام مسلمان اس کے نافذ کرنے میں ان کی مدد کریں گے۔

(۴) "طرفین کے تمام مسلمان بھی اس تحریر کے پابند رہیں گے اور ان دونوں کا فیصلہ تمام مسلمانوں کو ماننا پڑے گا۔ اور کسب امن و امان اور صلح و آشتی سے رہیں گے۔"

(۵) عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) اور عمرو بن العاص خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتے ہیں کہ وہ امت مسلمہ کے اس موجودہ جھگڑے کا فیصلہ کریں گے اور ان میں اقرار حق پیدا نہیں ہونے دیں گے۔
(۶) فیصلہ کرنے کی آخری تاریخ رمضان کا چاند ہوگا، لیکن باہمی رضامندی سے وہ اس تاریخ میں توسیع کر سکتے ہیں۔
(۷) اگر اس اشارہ میں ایک ثالث فوت ہو جائے، تو اس کے فرقے

کا امیر کسی دوسرے منصف مزاج آدمی کو مقرر کرنے کا مجاز ہوگا۔
(۸) یہ دونوں کوفہ اور شام کے درمیان کسی مناسب مقام پر مل کر فیصلہ کریں گے۔

(۹) اس مقام پر ثالثوں کی اجازت بغیر لوگ نہیں جاسکتے۔
(۱۰) "ثالث جن لوگوں کو چاہیں، فیصلہ پر گواہ بنا لیں۔"
(۱۱) جو شخص اس تحریر کی مخالفت کرے گا، سب لوگ اس کی نفی کریں گے۔ اسے اللہ! جو اس کی مخالفت کرے، اس کی سرکوبی میں ہماری امداد فرما۔
اس تحریر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اصحاب ذیل گواہ

گواہ مقرر ہوئے :-
(۱) اشعث بن قیس کنہی (۲) عبد اللہ بن عباس (۳) سعید بن قیس ہمدانی (۴) دفار بن عقیلی (۵) عبد اللہ بن عقیلی (۶) جحر بن عدی کنہی (۷) عبد اللہ بن فضیل عامری (۸) عقیق بن زیاد حضرمی (۹) یزید بن حبیہ تمیمی (۱۰) مالک بن کعب ہمدانی۔
اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حسب ذیل حضرات نے اس پر دستخط ثبت کئے :-

(۱) ابوالاعور سلمي (۲) عمرو بن سفیان (۳) حبیب بن مسلمہ ہزلی (۴) مختار بن حارث زہیری (۵) زہل بن عمرو غازی (۶) حمزہ بن مالک ہمدانی (۷) عبد الرحمن بن خالد مخزومی (۸) صبیح بن یزید انصاری (۹) عتبہ بن ابی سفیان (۱۰) یزید بن حر قیس۔

حکموں کا اجتماع | اس تحریر کے مطابق یہ دونوں حضرات رمضان میں اذرح کے پاس دو مہینہ بعد نامی قلعہ میں جمع ہوئے جب اعلان کا وقت آیا تو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنی تلوار جسم سے اتارتے ہوئے کہا کہ میں نے علیؑ کو خلافت سے اس طرح معزول کیا، جیسے میں نے اپنی تلوار اپنے جسم سے اتار دی۔

پھر عمرو بن عاص اٹھے اور پرتلہ کو زیب تن کرتے ہوئے کہنے لگے "لوگو! میرے ساتھی نے جو کچھ کہا وہ تم سب نے سن لیا۔ میں نہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے معاویہؓ کو اس طرح برقرار رکھا، جیسے میں نے یہ تلوار اپنے جسم سے باندھ لی۔"

اس اعلان سے لوگ بے حد مضطرب ہوئے اور حضرت علیؓ کے ساتھی و رفیقوں میں تقسیم ہو گئے۔ شیعہ اور خوارج۔ مسلمانوں میں دو فرقے | شیعہ کہنے لگے کہ حضرت علیؓ خلیفہ برحق ہیں اور ہم بہر حال ان کی امداد کریں گے۔

خارج نے ایک نیا ڈھونگ چلایا۔ کہنے لگے، کسی امر میں فیصلہ کرنا یا حکم دینا، یہ توفیق اللہ کا کام ہے۔ خدا کے سوا کسی کو کوئی فیصلہ کرنے کا سرے سے حق ہی نہیں پہنچتا۔ اس لئے ہم اس حکیم کو مراسر ظلم اور کج روی پر مبنی سمجھتے ہیں۔

یہ پہلا دن تھا، جب کہ وحدت اسلامی کا شیرازہ ٹوٹ گیا اور اُن کی الگ الگ ٹولیاں بن گئیں۔

کلمۂ حق اُرید بہا اَبداً | اس دن سے خوارج نے حضرت علیؓ کو مستحکم کے بارے میں تنگ کرنا شروع کیا۔ ایک مرتبہ آپؓ مسجد میں تقریر فرما رہے تھے کہ مسجد کے کونہ میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا "اِنَّ الشَّعْبَ لَرِءُیْہِ" ایک دوسرے نے بھی اس کی ہاں ہاں ملائی اور پھر چند آدمیوں نے کھڑے ہو کر یہی رٹ لگانا شروع کی۔ اس پر حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اللہ اکبر! یہ جلد تو صحیح ہے، لیکن اس کا استعمال غلط ہو رہا ہے۔ گویا یہ لوگ کہتے ہیں کہ حکومت اور سلطنت کوئی چیز ہی نہیں، حالانکہ حکومت جیسی کچھ بھی ہو، بہر حال نظم عالم کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔" اس عقیدہ کا انہماک سب سے پہلے عروہ بن خدیجہ رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ (باقی آئندہ)

تنگار "فتنہ روزگار"

منافقین تو خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھے، جو انما نفق مضائقہ "کہ کراٹھا" و تحریب میں کوشاں رہتے تھے، لیکن زمانہ حال کے منافقوں نے نفاق کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر عنایت اللہ مشرقی کو دیکھئے کہ قرآن پاک کی تفسیر کے نام سے کتاب (تذکرہ) شائع کرتا ہے اور اس میں قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت کے بے مثال ہونے کا نہ صرف صریح انکار کرتا ہے، بلکہ اس کو میلہ کذاب کے موقیانہ اور لغو کلام کا ہم پلہ قرار دیتا ہے اور یہ وہ خبیث باطن ہے جس کے انہماک و مصلحت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافقوں بلکہ مجاہد کفار کو بھی نہ ہوسکا۔ مشرقی کے بعد دوسری مثال مشہور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی پیش کی جا سکتی ہے، جس نے کچھ مدت ہوئی اپنے ایک مضمون میں قرآن پاک کی نسبت دیگر نزافات لکھنے کے علاوہ یہ بھی لکھا کہ میں قرآن کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلمان بھی کہلاتا ہے اور بعض

حق لوگ اس کو "مولانا نیا" بھی لکھتے ہیں۔ حق و صدا سے بے نیاز فتح پوری کے خرافات و کفریات کا جواب مولانا محمد اویس صاحب گزنی فریق دارالافتین اعظم گڑھ نے نہایت متانت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے جسے ناظرین "شمس الاسلام" کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ مضمون نقل کرنے سے پہلے ناظرین کرام کو یہ بتانا چاہیے کہ خالی نہ ہوگا کہ نیاز فقیہی خاکساروں کی نگاہ میں خود مشرقی کی طرح "ذہنی مصلح" اور "علی رہبر" ہے۔ چنانچہ اصلاح مؤرخہ جنوری ۱۹۳۷ء کے شمارہ میں ایک خاکسار نے لکھا تھا:

"میں نے اپنے خواب میں نیاز صاحب سے جو عقیدت ہے اس کا اظہار کیا تھا۔ ساتھ ہی ان کا ذہنی مصلح، مولوی کے اعمال نے خلاف غلط نہ ہی تخیل کے خلاف علمی جنگ اور دیگر علمی ادبی ادبی خدمات کا اعتراف کیا تھا۔ نیاز صاحب کو میں نے اپنے لئے ایک نمائندہ الرائے اور بین انسان متصور کرتے ہوئے خاکسار تحریک کے متعلق دریافت کیا تھا کہ یہاں خاکسار تحریک شروع ہونے والی ہے جس طرح آپ دنیاوی ذہنی مصلح ہیں، اسی طرح

ہے۔ قرآن میں ہے۔

فَقَالَ اِنَّ هَذَا اِلَّا صُحُفٌ يُوَثَّقَانِ هَذَا الْاَوَّلُ

البشر (مشر) ترجمہ ”پھر پولا اور کچھ نہیں“ یہ جادو ہے

چلا آتا ہے۔ اور کچھ نہیں یہ کہا ہوا ہے آدمی کا۔

فرق یہ ہے کہ اگلوں نے جو کہا تھا، وہ دائرہ اسلام سے خارج

ہو کر! اور آج کا یہ ”حق گو“ اس عقیدہ کے باوجود اپنے کو مسلمان، مصلح

امت اور مجدد وقت سمجھتا ہے، حالانکہ کلام الہی کو کلام بشر کہنے

والے کے لئے خدا کا فیصلہ ہے۔

عما اعلیہ سقم (مشر) ”اب اس کو ڈالو گائیں“

قرآن عزیز ایسے ہی لوگوں کے لئے تخری کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا فَاْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ (مشر) ”کیا یہ کفار کہتے ہیں کہ پیغمبر

خاتوا بسورۃ من مثله (مشر) ”ترجمہ“ اور اگر تم کو

اس میں کچھ شک ہو، جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے۔

تو اس جیسی ایک ہی سورت بنا لاؤ۔“

اَمْ يَقُولُونَ اخْتَرَاهُ قُلُوبُنَا فَاَنْتَا بِسُورَةٍ مِّنْ

مثله (یونس ۴) ”ترجمہ“ ”کیا یہ کفار کہتے ہیں کہ پیغمبر

نے اس قرآن کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ اُن سے

کہ دیجئے کہ اس جیسی ایک سورۃ تم بھی لاؤ۔“

اَمْ يَقُولُونَ تَقُولُ بَلْ لَّيْذُنُونَ فَلْيَاْتُوا

بِحُدُوثٍ مِّثْلِهِ اِنْ كَانُوا صَادِقِينَ (ہود ۲)

”ترجمہ“ ”کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو گھڑ لیا؟

بات یہ ہے کہ ان کو ایمان نہیں، اگر وہ سچے ہیں تو اس

جیسی ایک بات بھی وہ پیش کریں۔“

قُلْ لَنْ اَجْتَمِعَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى اَنْ

يَاْتُوا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ

كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِِيًا۔ (نہی اسرائیل)

”ترجمہ“ ”کہہ دیجئے اے پیغمبر! اگر تمام جن و انس مل کر

بھی چاہیں کہ اس عیسای قرآن بنالائیں۔ تو نہیں پاسکتے

اگرچہ وہ ایک دوسرے کی امداد پر کیوں نہ ہوں۔“

علامہ عنایت اللہ خاں صاحب ذہنی علمی رہبر ہیں۔

دین سطر کے بعد انھوں نے ”تیار“ ”نگار“ ”نمبر“ ”۱۳۶ء

میں لکھا تھا کہ ”تذکرہ“ ”ہترین تصنیف ہے۔“

آب ذیل میں مولانا محمد اویس صاحب کا مضمون نقل

کیا جاتا ہے۔ (مشر)

نیاز صاحب فقہوری کو مذہب کے ساتھ جس قدر تعلق خاطر ہے

علم و دست حلقہ اس سے ناواقف نہیں ہے۔ عرصہ ہوا کہ مذہبی طبقہ کی

”رقابت“ اسے تنگ آ کر انھوں نے اس ”کوچہ“ میں قدم رکھنے ہی سے

تو بہ کر لی تھی، لیکن کچھ تو بات ہے کہ

بنی نہیں ہے ساغر و مینا کہے بغیر

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کو درمیان میں لائے بغیر ان کے

”نگارخانہ“ کی رونق ہی باقی نہیں رہتی ہے، اس لئے وہ اپنے ”جہانِ آقا“

سے مذہب کو سرفراز فرماتے پر مجبور ہیں۔

نگار جن ۱۳۶ء کے باب الاستفسار میں کوئی محصلہ صاب

مربوط آباد سے دریافت فرماتے ہیں۔

”حضرت ابراہیم کے اس واقعہ کے متعلق کہ غرود نے

انھیں آگ میں پھینک دیا تھا اور آگ نے کوئی اثر نہ کیا۔

آپ کا کیا خیال ہے؟ کلام مجید میں اس واقعہ کا ہونا اس

کا ثبوت ہے کہ یہ واقعہ سچا ہے۔ کیوں کہ یہ الہام خداوندی

ہے اور الہام غلط نہیں ہو سکتا۔“

نیاز صاحب فرماتے ہیں کہ اس استفسار نے بحث کے تین پہلو

پیش کر دیئے ہیں۔ ایک یہ کہ کلام مجید الہام خداوندی ہے یا نہیں؟

دوسرے کہ قرآن میں اس واقعہ کا پایا جانا اس کی صداقت کا ثبوت ہو سکتا

ہے یا نہیں؟ تیسرے یہ کہ نفس واقعہ کی تاویلی یا علمی حیثیت کیا ہے؟

کلام مجید کے کلام الہی ہونے کے متعلق نیاز صاحب کا فتویٰ ہے۔

”کلام مجید کو کوئی نہ کلام الہی سمجھتا ہوں، نہ الہام

ربانی، بلکہ ایک انسان کا کلام جانتا ہوں۔“

نیاز صاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا، وہ کوئی نئی بات نہیں

ہے۔ نامہوں کی ایک جماعت اس سے پہلے بھی یہی خیال ظاہر کر چکی

فَات لَم تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي
وَتَوْدَّهَا النَّاسُ وَالْجَاهِلَةُ أَعْدَاتُ الْمُكَفِّرِينَ -
(بقرہ، ترجمہ) "تو اگر تم ایسی سورت بنا کر نہ لاسکو اور
یقیناً نہ لاسکو گے، تو اس آتش دوزخ سے بچو، جس
کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے، جو کافروں کے لئے
تیار رکھی گئی ہے"

کیا نیا صاحب بتلائیں گے کہ قرآن اگر انسان ہی کا کلام ہے،
تو دنیا اس شدید ترین تحدی کے باوجود اب تک اس کی مثال لانے سے
کیوں عاجز ہے؟

یہ تحدی آج بھی اپنی پوری صداقت کے ساتھ نیا صاحب اور
ان کے ہم مشربوں پر قائم ہے۔ اس تحدی کے سوا بے شمار آیات میں قرآن
نے اپنے کو کلام اللہ ثابت کیا ہے۔ ایک جگہ تو صاف صاف ارشاد فرمایا:-

اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْفَرَانِ وَلَوْ كُنَّا مِنْ عِندِ غَيْرِ
اللّٰهِ لَوْ جَدَّوْا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ (نساء ۱۱)

(ترجمہ) کیا یہ قرآن میں غور نہیں کرتے، اگر یہ خدا کے
سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا، تو وہ بہت اختلاف پاتے
حقیقت یہ ہے کہ قرآن کو کلام بشر وہی کہہ سکتا ہے، جو تمیز
قرآن کی نعمت سے محروم ہے۔ ارشاد ہوا:-

وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَاجْعَلْهُ
حَتَّى يَمْسَحَ كَلَامَ اللَّهِ (توبہ، ترجمہ) "اور اگر کوئی
مشرك تجھ سے پناہ مانگے، تو اس کو پناہ دے دے
یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام مٹنے لے"

یویدون ان یبذلوا کلام اللہ (فتح، ترجمہ)
"چاہتے ہیں بدل دیں اللہ کا کلام"

نیا صاحب بتائیں کہ ان آیتوں میں کلام اللہ سے مراد کیا
قرآن مجید کے سوا اور کوئی چیز ہے؟ فرمایا:-

تَقْوِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (مومن)
(ترجمہ) "تو کتاب اللہ سے ہے، جو بڑا درست
ہے خبردار"

وَأَنْتَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ (غل)
(ترجمہ) "اور تجھ کو تو قرآن پہنچتا ہے ایک حکمت والے خبردار
کے پاس سے"

إِنَّا نُنزِلُ الْقُرْآنَ عَلَيْكَ فَتُزِيلَا (دھر)
(ترجمہ) "ہم نے اتارا تجھ پر قرآن، سچ سچ اتارنا"
هُوَ الَّذِي يُنْزِلُ عَلَى عَبْدَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ()

(ترجمہ) "وہی ہے جو اتارتا ہے اپنے بندہ پر آیتیں صاف"
وَأَمْنُوا مَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ (محمد، ترجمہ) "اور ایمان لاؤ
اس پر جو اتارا گیا محمد پر"

وَإِنَّمَا نُنْزِلُ الْكِتَابَ عَلَى الْقُلُوبِ (شعرا، ترجمہ)
"اور بے شک وہ اتارنا ہے تمام جہان کے پروردگار کا"

اگر قرآن خدا کا کلام نہیں، بلکہ بشر کا کلام ہے، تو بار بار اس کی
تشریل اور تعلق کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں ہو رہی ہے اور انھیں
نزلنا دے شک ہیں نے اتار، ہوا الذی یُنْزِلُ (دوبی ہے جو اتارنا ہے) کے
تاکیدی مجھے کیوں استعمال کئے جا رہے ہیں؟

نیا صاحب کو قرآن کے کلام الہی تسلیم کرنے میں جو دقت نظر
آئی، وہ ان کے الفاظ میں یہ تھی:-

"کلام کا مفہوم اس وقت تک معین نہیں ہو سکتا،
جب تک نطق اس سے متعلق نہ ہو اور نطق نام ہے مخصوص
عضلات کی حرکت کا، اس لئے اگر ہم خدا سے کسی کلام
کو منسوب کریں گے، تو اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے لئے
نطق بھی لازم ہوگا، جس کا تعلق یکسر روایات سے ہے"

شہر کے اندیشہ سے قاضی دُپلا رہتا ہے۔ بے چارے نیا صاحب
اللہ تعالیٰ کو روایات سے بچانے کے لئے اسی فکر میں رہے کہ ان نطق
کا داغ نہ لگنے پائے، لیکن اللہ تعالیٰ کی مصلحت معلوم نہیں کیا ہے کہ
ان کو اپنے منکلم ہونے پر اصرار ہے۔ فرماتے ہیں:-

مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ (بقرہ، ترجمہ) "ان میں سے
میں سے بعض کے ساتھ خدا نے باتیں کیں"

وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَخْلِيماً (نساء، ترجمہ) اور خدا نے

موسیٰ سے باتیں کیں

دکلمہ سبہ (اعراف) (ترجمہ) اور کلام کیا اس سے
اس کے رب نے

قال یا موسیٰ انی اصطفتیک علی الناس برسالتی
وبکلامی (اعراف) (ترجمہ) "فرمایا اے موسیٰ میں نے
تجھ کو امتیاز دیا لوگوں سے اپنے پیغام بھیجنے کا اور اپنے کلام
کرنے کا"

واذ قال ربک للملئکة (بقرة) (ترجمہ) "اور جب
تیرے رب نے کہا فرشتوں سے"

اذ ناداه ربہ (نازعات)

(ترجمہ) "جب پکارا اس کو اس کے
رب نے"

انما قولنا شیئا اذا امرناه
ان نقول له کن فیکون۔

(ترجمہ) "ہمارا کہنا کسی چیز کو جب
ہم اس کو کرنا چاہیں ایسی ہے

کہ کہیں اس کو ہوجاؤ وہ ہوجاؤ
قالوا اذ قال ربکم قالوا انی

(ترجمہ) کہا کیا فرمایا تمہارے
رب نے

اہل جنت کو بشارت۔

سلاھ قولاً من رب رحیم (یسین) (ترجمہ) "سلام بولنا
ہے رب مہربان سے"

اہل دوزخ کی محرومی ہوئی کہ۔

ولا یکلھم اللہ (بقرة) (ترجمہ) "ذبات کرے گا ان سے اللہ"

حیرت کا مقام ہے کہ یا تو خدا کو مادیات سے بلند نہ کہنے کی اس قدر

کوشش کر ان کے متکلم ہونے سے انکار اور یا مادی مخلوقات ہی پر قیاس

کر کے ان کو حرکت عھذات کے بغیر تھکے ہوئے مقدور و مجبور ٹھہرایا، اس پر

بوجہی است! حالانکہ صاف ارشاد ہے :-

لیس کعشلہ شیئ (ترجمہ) "اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے"

جب اُس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے، تو اس کو دوسروں پر قیاس کرنا
اور اس کے لئے بھی وہی احکام ثابت کرنا، جو دوسروں کے لئے ہیں کہاں تک
درست ہوگا؟ خدا تو صاف فرماتا ہے کہ قرآن میرا کلام ہے، اُن کو میں نے
وحی کیلئے۔ ارشاد ہوا :-

ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک (یوسف)

(ترجمہ) "یہ خبریں ہیں غیب کی، ہم بھیجتے ہیں تیرے پاس"

انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح (من بعد)

(ترجمہ) "اور ہم نے اے محمد تمہارے پاس وحی بھیجی جس طرح

نوح اور اُن کے بعد پیغمبروں کے

پاس بھیجی"

بما اوحینا الیک هذا

الفرقان (یوسف) (ترجمہ)

"اس واسطے کہ بھیجا ہم نے

تیری طرف یہ قرآن"

لیکن نیاز صاحب کو اصرار ہے کہ قرآن

خدا کا کلام نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی فہم و فراست کا نتیجہ ہے۔

فرماتے ہیں :-

"الہام یا وحی سے مراد وہ

تاثرات ہوں گے، جو ایک انسان

یا رسول کے دل و دماغ میں پیدا ہوتے ہیں اور جنہیں وہ درجہ

زبان میں نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کر دیتا"

نتیجہ یہ نکلا کہ :

"کلام مجید کو وحی کہتے ہیں، اس لئے کوئی درجہ نہیں کہ اس

کو بھی رسول کی فہم و فراست سے تعبیر کیا جائے"

معلوم نہیں، وحی اور الہام کی اس تعریف کی سند کیا ہے؟

اگر وحی کے معنی "قلبی تاثرات" اور فہم و فراست ہی کے ہیں، تو فرما

آیات ذیل کے کیا معنی ہوں گے؟

سرخ پسل کا نشان

اُن حضرات کی آگاہی کے لئے یہاں سرخ پسل کا نشان لگایا گیا ہے جن
کے چند سے کی میعاد یکم جولائی ۱۹۳۰ء کو ختم ہو چکی۔

سرخ نشان

اُن خریداروں کی اطلاع کے لئے، جن کے چندہ کی میعاد ۱۴ جولائی
۱۹۳۰ء کو ختم ہوئی۔

آن تمام حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ آئندہ سال کا چندہ
بدرجہ معنی آؤ درجہ رسال کر کے ہمیں منوں فرمائیں۔ (دینچر)

یوحی بعضہم الی بعض نہ خرف القول (انعام)

(ترجمہ) "یہ ایک دوسرے کو چکنی چڑی بات وحی کرتے ہیں"

وان الشیطان لیوحد الی اولیاء شہم (انعام)

(ترجمہ) "اور شیطان لوگ اپنے دوستوں کو وحی کرتے ہیں"

گدھتہ آیات میں بھی آپ نے پڑھا ہے کہ "ایسا" (وحی کرنا) کی نسبت خدا نے اپنی طرف کیا ہے۔ وہاں "قلبی تاثرات" یا "فہم و فراست" کے معنی کیا بنیں گے؟

"تاثر" ایک تو انفعالی کیفیت ہے اور "ایسا" (وحی کرنا) انفعالی کیفیت نہیں ہے۔ پھر دونوں میں تطبیق کیسے ہوگی؟

قرآن پاک بتلاتا ہے کہ اللہ کی ایک مخلوق ملائکہ ہیں۔ ان کا ایک کام یہ بھی ہے کہ وہ خالق کے احکام... کو مخلوقات تک پہنچائیں فرمایا

اللہ یصطفیٰ من المملئکۃ (سلا) (ترجمہ) "خدا ہی آپ

جو فرشتوں میں ایک پیغام رسال منتخب کرتا ہے"

جاء الملائکۃ (سلا) (فاطرہ ترجمہ) "فرشتوں کو

پیغام رسال بندھنے والا ہے"

او یوسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء (ترجمہ)

"یا وہ کسی قاصد کو بھیجے، تو اس کے حکم سے وہ جو کچھ چاہتا

ہے آدمی کو پہنچانا دیتا ہے"

نزل بالسرور الہین علی قلبک (شعراء) (ترجمہ)

"روح الہین نے اس کو تیرے قلب پر اتارا ہے"

کلن عدواً یجہیل خانہ نزل علی قلبک

باذن اللہ (بقرہ ۱۷) (ترجمہ) "جو جبریل کا دشمن ہے

وہ ہو کیونکہ وہی تو تیرے قلب پر خدا کے حکم سے آتا ہے"

اگر وحی اس طرح کے فہم یا قلبی دماغی تاثرات ہی کا نام ہے تو فوراً

کہ درمیان میں ملائکہ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

عربی زبان میں وحی کے معنی حسب ذیل بتائے گئے ہیں:-

الوحی الاستشارة والكتابة والمرسالة والالهام

وکل ما القیت الی غیرک (لسان العرب) (ترجمہ)

"وحی کے معنی اشارہ کرنا، لکھنا، پیغام دینا، دل میں

ڈالنا، چھپا کر بولنا اور جو کچھ تم دوسروں کے خیال میں ڈالو"

دیکھئے! اس میں "قلبی تاثر" کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ البتہ پیغام دینا

کلام کرنا اس کے معنی میں داخل ہے۔ آپ کو آیت (ادھی رتب الی الخلل

(تیرے پروردگار نے شہد کی مکھوں کی طرف وحی کیا) سے شبہ ہوا، جیسا کہ ارشاد

ہوا: "مظاہر ہے کہ شہد کی مکھوں پر عربی، عبرانی میں تو وحی نازل

نہ ہوئی ہوگی، بلکہ اس سے مراد مکھی کی وہ فہم و ذکاوت

ہوگی، جس کے زیر اثر وہ چھوٹوں کا رس ہوتی ہے"

درست فرمایا، ہرگز شہد کی مکھی پر عربی، عبرانی میں وحی نازل

نہیں ہوئی، بلکہ اس کے دل میں بات ڈالی گئی، جیسا کہ وحی کے ایک

معنی دل میں ڈالنے کے بھی ہیں، لیکن اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ وحی نازل

اور وحی الانبیاء دونوں ایک ہیں!

قرآن وحی الانبیاء کی آیت کہتا ہے:-

وما کان لبشر ان ینطقہ اللہ الا حیاً او من دہار

حجاب او یوسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء

(ترجمہ) "کسی بشر کی یہ تاب نہیں کہ خدا اس سے دوبار کلام

کرے، لیکن وحی کے ذریعہ سے یا پردے کی آڑ سے یا وہ کسی

قاصد کو بھیجتا ہے، تو اس کے حکم سے جو کچھ وہ چاہتا ہے،

آدمی کو پہنچا دیتا ہے"

یعنی بشر سے مکالمہ الہی کی تین شکلیں ہوتی ہیں:-

(۱) کلام بالوحی (۲) کلام پس پردہ (۳) کلام بذریعہ قاصد

کلام پاک کا منزل اسی آخری طریقہ سے ہوا ہے، یعنی فرشتہ خدا کا

پیغام لایا۔ اُس کے منہ سے جو الفاظ دا ہوئے، پیغمبر نے اُن کو محفوظ کر لیا۔

اس طرح صرف معانی و مطالب نہیں، بلکہ قرآن کا ایک ایک لفظ اور ایک

ایک حرف وحی ہے۔ آیت ذیل اس مفہوم کی طرف پورا اشارہ کر رہی ہے:-

لا تحثک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جعہ

زقرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ (قمر)

(ترجمہ) "نہ چلا تو اس کے پڑھنے پر اپنی زبان، تاکہ جلدی

اس کو سیکھ لے۔ وہ تو ہمارا ذمہ ہے اس کو جمع کرنا دیتے۔

سینہ میں، اور پڑھنا دیتی زبان سے، پھر جب ہم پڑھنے

لگیں، فزشتہ کی زبانی، تو پر دی کر داس کے پڑھنے کی۔
حضرت جبریل قرآن لے کر آتے اور ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بھی دل میں پڑھتے جاتے تھے، تاکہ جلد یاد کر لیں۔
اس صورت میں آپ کو سخت مشقت ہوتی تھی۔ خدا نے فرمایا کہ اس
وقت پڑھنے اور زبان ہلانے کی ضرورت نہیں۔ اس کا تمہارے سینہ
میں حرف بہ حرف جمع کر دینا اور تمہاری زبان سے پڑھو دینا تمہارے
فائدہ ہے!

غور کیجئے: اگر قرآن کے حروف و الفاظ کی بھی وحی نہیں ہوتی تھی
تو تمہاری لسان کی ضرورت کیوں پیش آتی تھی۔ اور میں جانب اللہ
"جمع" اور "قرآن" کی تسلی کیوں دی گئی؟
اسی طرح آیتیں ذیل پر غور کیجئے:-

انا انزلناہ قرآننا عربیاً دیسفا (ترجمہ) ہم
نے تمہارا اس کو عربی زبان میں

انزلناہ کما عمر بیانا (ترجمہ) ہم نے تمہارا اس
کو عربی مکمل

او حیانا ایلیک قرآننا عربیاً (شوری) (ترجمہ)
"عربی قرآن کو تیری طرف وحی کیا"

وهذا کتب مصدق لسانا عربیاً (احقاف)
ترجمہ: "یہ کتاب ہے جو تصدیق کرتی ہے عربی زبان سے"

بلسان عربی حبیب (شعرا) (ترجمہ) "یہ عربی تین
زبان میں ہے"

بار بار قرآن کے ساتھ عربی زبان کی قید کیوں لگائی جا رہی ہے؟
کیا اس کا انتہائی واضح مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن کے مفہوم و مطالب
کی طرح اس کی زبان بھی الہامی ہے!

قرآن پاک کی آیات تحدی (جو پہلے نقل ہو چکی ہیں) پر بھی ایک
نظر ڈال دیجئے۔ بار بار کہا گیا ہے کہ اگر تم کو قرآن کے کلام الہی ہونے
میں شبہ ہے تو اس کے مثل آؤ! یہ مثلیت کس چیز میں ہو؟ اس کی
کوئی خاص تصریح نہیں ہے۔ علماء محققین کہتے ہیں کہ مثلیت قرآن کے
تمام اوصاف میں مطلوب ہے۔ قرآن کے اوصاف کثیرہ میں نصاحت

و بلاغت بھی ایک وصف ہے۔ چنانچہ معتزلہ میں سے جاحظ اور تمام
اشاعرہ قرآن مجید کو فصاحت اور بلاغت ہی کے اعتبار سے معجزہ قرآن
دیتے ہیں۔ یہ چیز بھی واضح رہے کہ "فصاحت" کا تعلق الفاظ سے ہوتا ہے
آپ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر قرآن کے الفاظ و صرف اور اس
کا نظم میں جانب اللہ نہیں تھا، تو باوجود سخت ترین تحدی کے دنیا
اس کے مثل کیوں ایک سورہ بھی نہ لاسکی؟

انفرض یہ تمام چیزیں اس امر کی کافی دلیل ہیں کہ قرآن رسول
کے فہم و فراست کا نتیجہ نہیں بلکہ الفاظ و معانی اور مطالب ہر مشیت
سے وحی الہی ہیں۔

آگے چل کر نیاز صاحب فرماتے ہیں:-

"اہام خداوندی کو کسی ایک یا ایک سے نادر خصوصیات
میں محدود کر دینا خدا کی صفت کو محدود کر دینا ہے"

سبحان اللہ! یہ تحدیہ صفات کا مسئلہ آپ نے خوب چھیڑا لیکن
اس پر بھی تو غور فرمائیے کہ جس طرح وحی کرنا اللہ کی ایک صفت ہے، اسی
طرح خلق، رزق، احیاء و زندہ کرنا، امات (دارنا) وغیرہ بھی صفات
خداوندی ہیں اور ان کے سوا ہر بھی دنیا میں محدود ہی ہیں، تو کیا یہ
صفات بھی محدود ہو گئیں؟

صفات خداوندی کی یہ تحدید اختیاری ہے یا اضطراری؟ اگر اختیاری
ہے، یعنی خدا نے جس زبان میں چاہا، جس ملک میں چاہا، جس شخص پر
چاہا، وحی کیا اور جس پر نہ چاہا نہ کیا، تو اس میں سقم کیا لازم آیا؟ جیسا
کہ فرمایا:-

واللہ یختص برحمۃ من یشاء (بقہ) (ترجمہ)

"اور اللہ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے مخصوص
کرے کہ"

اور اگر یہ تحدید اضطراری ہے، یعنی اس تخصیص کے لئے خالق
سے کوئی قوت کار فرما ہے، تب البتہ جائز سخن ہے۔ اسی ضمن میں
نیاز صاحب فرماتے ہیں:-

"صرف اہل عرب کی زبان میں اپنا کلام نازل کرنا اور تمام
دنیا کے انسانوں کو مجبور کرنا کہ وہ اسے سمجھیں اور کلام

ان مباحث سے فارغ ہونے کے بعد نیا رصاحب بحث کے دوسرے پہلو پر آتے ہیں، یعنی:-

”کلام مجید میں اسرائیلیات کا حقد کوئی تاریخی حیثیت نہیں رکھتا اور نہ اسے کلام مجید میں درج ہونے کی وجہ سے صحیح کہا جاسکتا ہے۔ عہد نبوی میں اس قسم کی روایت قورنث اور انجیل کے حوالے سے لوگوں کو سمجھانے اور ڈرنانے کے لئے یہود و نصاریٰ کی طرف سے عام طور پر بیان کی جاتی تھیں اور چونکہ قورنث و انجیل کے الہامی ہونے کا غلط خیال پہلے ہی قائم تھا۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اعتبار و بصیرت کے لئے بیان کر دیا اور اس سے کوئی بحث نہیں کہ وہ صحیح ہیں یا غلط؟“

خلاصہ یہ تھا کہ نیا ز صاحب کے نزدیک (۱) قصص قرآن تاریخی نہیں ہیں (۲) قصص قرآن بائبل سے ماخوذ ہیں۔
قصص قرآن کی تاریخیت کے متعلق اولاً خود قرآن پاک کی تصریحات ملاحظہ ہوں۔
ارشاد فرمایا:-

لقد كان في قصصهم عبرة لأولي الألباب ما كان
 حديثا يفكرى ولكن تصديق الذي بين
 يديہ (یوسف، ترجمہ) ”البتہ ان کے احوال سے
 اپنا حال قیاس کرتا ہے عقل والوں کو کچھ بنانی ہوئی
 بات نہیں ہے، لیکن موافق ہے اس کلام کے جو اس
 سے پہلے ہے“

واقل علیہم نبأ: بنی آدم بائحتی (مائدہ) (ترجمہ) اور
ان کو حال واقعی آدم کے بیٹوں کا۔

عن نقص عليك نبأ همد بالحق (كهف) (ترجمہ)
 ”ہم سنا دیں تجھ کو ان کا حال تحقیقی“

تتلو علیک من نبداءِ موسیٰ وفرعون بالحق (قصص)
 (ترجمہ) ہم سناتے ہیں تجھ کو احوال موسیٰ اور فرعون کا
 تحقیقی

ربانی قرار دیں کسی طرح قرین انصاف نہیں قرار دیا
جاسکتا۔

اس کا اصولی جواب تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت جس طرح تمام عالم کے لئے تھی، اسی طرح اپنی قوم کے لئے بھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس قوم دُرب میں کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ قرآن میں ہے :-

هو الذي كُتِبَ في اليمين سر سوكا منهم دم)
ترجمہ ”تم ہی خدا جس نے اُن چڑھوں میں اُن ہی میں
سے ایک رسول بھیجا“
اس آیت میں لفظ یمین قابل غور ہے۔

لتتذر قومًا ما نذر أباؤهم فهم غفلون»
 (یعنی) ترجمہ "تاکہ تو اس قوم کو آگاہ کرے جن
 کے اسلاف کو آگاہ نہیں کیا گیا اور اس لئے وہ غفلت
 میں پڑے ہیں"

یہ بھی معلوم ہے کہ ہر نبی کے پاس اُسی کی قوم کی زبان میں وحی آتی ہے، جیسا کہ ارشاد ہوا:-

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ (ایرانیہ)
(ترجمہ) "اور ہم نے ہر پیغمبر کو اس کی قوم کی بولی میں بھیجا"

آس اصول کے پیش نظر قرآن کا عربی زبان میں ہونا عین قانون خداوندی کے موافق ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ تمام اقوام عالم کو کیوں مجبور کیا گیا کہ وہ اس زبان کو سمجھیں؟ تو یہ سب سے سے غلط ہے۔ قرآن یا حدیث میں کہاں حکم ہے کہ ہر شخص پر عربی پڑھنا فرض ہے! کیا دنیا کے جتنے مسلمان ہیں، سب عربی دان ہیں؟ اور نفعی عربی کے ان کا ایمان تسلیم نہیں ہے؟

اس کے سوا کیا حصولِ عربی تکلیفِ مالِ باعق ہے؟ اگر نہیں ہے تو قرآن کا عربی میں ہونا کون سی نا انصافی ہے؟

ہم یہاں ان مباحث کو نہ چھڑے گے کہ عربی زبان اپنی عظمت و کاملیت کے لحاظ سے تمام دوسری زبانوں پر فوقیت رکھتی ہے اور وحی الہی کی مکمل تشریح کے لئے یہی زبان مناسب تھی۔

حالانکہ یہ وہ لوگ ہیں، جو اپنے تن، دھن، من سے رسول اللہ کی تکذیب و تذلیل میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر ان واقعات پر ان کو یقین نہ تھا، یا ان میں سے بعض کو وہ خود حسب شہادت قرآن اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ رہے تھے، تو اس کے خلاف آواز بلند کرنے سے ان کو کوئی چیز مانع تھی؟ اس کے بعد علماء آثار قدیمہ کو لیجئے کہ جیسے جیسے ان کی تحقیقات کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے، زمین اپنا سینہ چاک کر کے ان کے سامنے قرآنی بیانات کی تصدیق کر رہی ہے اگرچہ قرآن اپنی صداقت میں کسی دوسرے کی تائید کا محتاج نہیں ہے!

نیا صاحب کا دوسرا خیال ہے کہ قصص قرآن بائبل سے ماخوذ ہیں۔ یہ وہ خیال ہے، جس پر صحف سادی کا طالب علم ہنسنے بغیر نہیں رہ سکتا۔

پہلے قرآن کے اس دعویٰ کو سن لیجئے کہ یہ سارے تاریخی احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منجانب اللہ پہنچے ہیں۔ فرمایا:-

نحن نقص عليك احسن القصص بما اوحينا اليك هذا القرآن وان كنت من قبله لمن الغافلين (يوسف)
(ترجمہ) ”ہم بیان کرتے ہیں، تیرے پاس بہت اچھا بیان اس لئے بھیجا ہم نے تیری طرف یہ قرآن اور تو تھا اس سے البتہ بیخبر“
ذالك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لايهتد بهد الا بما نزلنا (آل عمران) (ترجمہ) ”یہ گزشتہ زمانے کی خبریں ہیں، جس کو ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں۔ تو ان کے پاس اس وقت موجود نہ تھا، جب وہ اپنا پانسہ ڈال رہے تھے کہ کون مریم کی کفالت کرے گا اور نہ تو ان کے پاس

ملاحظہ فرمائیں کہ قرآن کس بلند آہنگی کے ساتھ اپنے قصص کی واقفیت اور تاریخت کا اعلان کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ”طبع زار، فسانے“ نہیں ہیں!

قرآن عزیز نے صرف یہی نہیں کیا کہ قصص قرآن کی صداقت اور تاریخت کا محض دعویٰ کر دیا ہو، بلکہ اس نے دعوت دی کہ تم خود ان باقی ماندہ مقامات کو جا کر دیکھ لو، جہاں ایام اللہ کے اس قد شان دار تاریخی واقعات گزرے ہیں! فرمایا:-

افله يسجدوا لى امرئ من قبلهم (نوح) (ترجمہ) ”کیا پھر نہیں وہ ملک میں کہ دیکھ لیتے، کیا انجام ہوا ان سے پہلوں کا“

ذالك من انباء القرى نقص عليك منها قائم وحصيد (هود) (ترجمہ) ”یہ تھوڑے حالات ہیں بستیوں کے کہ ہم سناتے ہیں تجھ کو بعض ان میں سے اب تک قائم ہیں اور بعض کی جڑ کٹ گئی“
وتركنا فيها آية للذين يخافون العذاب الاليم (قادیات) (ترجمہ) ”اور باقی کہیں ہم نے اس میں نشانیاں ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں عذاب دردناک سے“

وانك لترون عليهم مصبحين وبالليل افلح تعقلون (حافات) (ترجمہ) ”اور تم گذرتے ہو ان پر صبح کے وقت اور رات کو بھی، پھر کیا نہیں سمجھتے؟“

ذرا غور کیجئے قرآن ان مقامات کے مشاہدہ عینی کی دعوت دیتا ہے۔ دعویٰ کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر مقامات اب بھی موجود ہیں۔ یہی نہیں بلکہ تم صبح و شام اپنے سفر میں ان مواقع سے گذرتے ہی ہو!

لیکن کیا بات ہے کہ ان بلند دعاوی کے مقابلے میں مکہ کے سخت ترین دشمنوں کی زبان پر حرف انکار نہیں آتا ہے۔

سے بعض کی تصدیق، بعض کی تکذیب اور بعض کی تصحیح کی۔ قرآن کے دعیانہ لہجے پر غور کیجئے !

ان هذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ہم فیہ مختلفون دخل (ترجمہ) "یہ قرآن سناتا ہے بنی اسرائیل کو بہت چیزیں، جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں"

یا اهل الکتاب قد جاء کهم رسولنا یبیین لکم کثیراً مما کنتم تخفون من الکتاب (نامہ) (ترجمہ) "اے کتاب والو! تحقیق آیا ہے تمہارے پاس رسول ہمارا، ظاہر کرتا ہے تم پر بہت سی چیزیں جنکو تم چھپاتے تھے کتاب سے"

اگر قرآن بائبل کا ناقص ہی تھا، تو آخر کس علم کی بدولت اس نے اہل کتاب کی تحریفیات کا راز فاش کیا اور علی الاعلان کہا :-

یوحیون الکلمہ عنہوا صنعہ (نساء) (ترجمہ) "پھرتے ہیں بات کو اس کے ٹھکانے سے"

خویل للذین یکتبون الکتاب بایدھم شمد یقولون هذا من عند اللہ (بقرہ) (ترجمہ) "پس ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لئے جو کتاب کو لکھتے ہیں اپنے ہاتھ سے پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے"

بائبل اور قرآن دونوں آپ کے سامنے موجود ہیں۔ دونوں کے قصص و واقعات کا مقابلہ کر لیجئے حقیقت خود بخود آشکار ہو جائیگی چند مثالیں ملاحظہ ہوں :-

"انجیل نے اپنے طرز بیان سے ظاہر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اپنی ماں کی عزت نہیں کرتے تھے" (دلقاب)

دبر ابو الدی (مریم) (ترجمہ) "اور بچہ اس کے ساتھ بنی کنوینا"

حضرت سلیمانؑ پر الزام لگایا کہ وہ نعوذ باللہ غیر عورتوں سے مانوس تھے۔ غیر معبودوں کی طرف مائل تھے۔ (سلاطین اب ۱۱)

قرآن نے کہا :-

وما کنہ سلیمان (بقرہ) (ترجمہ) "اور سلیمان کفر کا کام نہیں کیا"

اس وقت تھا جب وہ جھگڑا کر رہے تھے :-

وما کنتم بجانب الغری اذ قضینا الی موسیٰ الامر وما کنتم من الشاہدین و لکن انشأنا قریۃنا فظنا دل علیہم العزم وما کنتم ثاویلاً اهل مدین قتلو علیہم ایا تنادون لکن کنامہ سلین و ما کنتم بجانب الطور اذ نادیناہ و لکن رحمۃ من ربک (قصص ۵) (ترجمہ) "اور تو نہ تھا غریب کی طرف جب ہم نے بھیجا موسیٰ کو حکم اور نہ تھا تو دیکھنے والا، لیکن ہم نے پیدا کیں کئی جماعتیں پھر دراز ہوئی ان پر مدت اور تو نہ تھا مدین والوں میں کہ ان کو سناتا ہماری آیتیں، پر ہم رہے میں رسول بھیجتے اور تو نہ تھا طور کے کنارے جب ہم نے آواز دی، لیکن یہ انعام ہے تیرے رب کا"

ذالک من انباء الغیب لوحیدہ الیک و ما کنتم لدیہم اذ اجعوا امرہم (یوسف ۱۱) (ترجمہ) "یہ خبریں ہیں غیب کی ہم بھیجتے ہیں، تیرے پاس اور تو نہیں تھا ان کے پاس جب وہ ٹھہرانے لگے اپنا کام"

آپ کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کے ذریعے سے جو باتیں پھیلی تھیں، حضورؐ نے انہیں کو بلا تحقیق بیان کر دیا۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ نبوت سے پہلے کی حضورؐ کی تمام زندگی مکہ معظمہ میں گذری اور مکہ معظمہ میں ان واقعات کا کوئی واقعہ کار نہ تھا اور یہ بھی معلوم ہے کہ اہم ہاضیہ کے احوال زیادہ تر کئی سورتوں میں بیان کئے گئے ہیں قرآن میں ہے :-

تلك من انباء الغیب ذیہما الیک ما کنتم تعلمہا ولا حوہک من قبل هذا۔ (ہود) (ترجمہ) "یہ گزشتہ زمانے کی باتیں ہیں جن کی بذریعہ وحی ہم تجھ کو تعلیم کرتے ہیں۔ تو خود اور تیری قوم اس سے پہلے آگاہ نہ تھی"

قرآن نے بائبل کے واقعات کو نقل نہیں کیا، بلکہ ان میں

حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے بائبل نے بیان کیا کہ وہ اپنے ایک فوجی کی معین عورت کو غسل کرتے دیکھ کر عاشق ہو گئے۔ (کتاب سموئیل باب ۱۷)
اس کے برخلاف قرآن حضرت داؤد کی توبہ و انابت کا حال سناتا ہے:-

واذکر عبدنا داؤد ذا الایمانہ اوابا (ص)
(ترجمہ) ”اور یاد کر ہمارے بند داؤد قوت والے کو،
وہ تمہارا رجوع کرنے والا“

میں وحی الہی کے سوا ہرگز کسی دوسرے کامرہون منت نہیں ہے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ جو کہ زیر بحث ہے۔ اسی کو دیکھ لیجئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بے شکنی، قوم کے ساتھ مناظرہ، باپ کو نصیحت، بادشاہ وقت سے مناظرہ، آگ میں ڈالاجانا، اس سے نجات پانا، الغرض ان تمام واقعات کو قرآن کس تفصیل کے ساتھ بیان کر رہا ہے۔ لیکن بائبل ان تمام باتوں سے بالکل خاموش ہے۔ لیکن پھر بھی تباہ صاحب کو اصرار ہے کہ قصص قرآن بائبل سے ماخوذ ہیں!

آور اگر کہیں واقعہ بھی ہو کہ کسی مسئلے یا کسی واقعے میں قرآن اور بائبل دونوں متفق ہوں، تو سوال یہ ہے کہ یہ اتفاق واقعہ یا مسئلہ کی تغلیط کا سبب کس اصول عقلی یا شرعی سے بن سکتا ہے؟

خاکساری فتنہ
یہ کتاب تین سال کے عرصہ میں تیار ہوئی ہے جو ہزار کی تعداد میں چھپ کر فروخت ہو گئی ہے جو بیٹے اور بچوں کی ایڈیشن میں بہت سے مضامین اور معلومات کا اضافہ ہے۔ اس میں مشرقی کی تحریروں کے حوالے سے اس کے شرکانہ دکانہ عقائد اور اس کی تحریک کے مفاد کو اہل فتنہ کے فزوری تردید بھی کی گئی ہے۔ قیمہ ایڈیشن ۱۰ صفحات کا تھا۔ اس کی قیمت ۲ رقی، لیکن چوتھے اور پانچویں ایڈیشن کے چونکہ ۹۲ صفحات ہیں۔ اس لئے فی کتاب ۳ رقیت ہے۔ خیر حاصل اور قیمت فی سینکڑہ صرف پندرہ روپے، پچاس کتابوں کی قیمت آٹھ روپے۔ خیر حاصل کا بذمہ خریدار ملنے کا پتہ:- پیرزادہ ابوالفضیاء محمد بہار الحق قاسمی گلوالی دروازہ۔ امرتسر

مولانا مولابخش صاحب کی باعزت بریت

۲ جولائی کو رائے بہادر لالہ عزت رائے کی عدالت سے مولانا مولابخش صاحب صدر مجلس انصار المسلمین راولپنڈی کو جن کے خلاف ساڑھے تین ماہ سے ڈیفنس آف انڈیا کی دفعات ۳۴۲ و ۳۴۳ کے ماتحت مقدمہ چل رہا تھا، باعزت طور پر بریت کر دیئے گئے۔ تمام ہر علاقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ۵ جولائی کو مولانا موصوف کی خدمت میں ایڈیٹریں پیش کرتے ہوئے ان کی باعزت بریت پر مبارکباد پیش کی گئی۔
ہم بھی مولانا کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
(محمد سیار)

بائبل حضرت نوح علیہ السلام کوئے نوش بتاتی ہے۔ (پیدائش، لیکن قرآن حضرت نوح کی صفائی دیتا ہے۔
یا قوم لیس فی ضلالتہ (اعراف) (ترجمہ) ”تو اے میری قوم ہرگز بہکا نہیں بائبل نے حضرت نوح علیہ السلام کوئے نوش کہا اور کہا کہ ان کی مددوں بیٹیاں ان سے حاملہ ہوئیں۔ (نوحہ باللہ من ذلک) (پیدائش ۱۹)
لیکن قرآن حضرت نوح کا اسوہ یہ بتلاتا ہے:-

ولوطاً اذ قال لقومہ تاءتونی الفاحشة ما سبقکم بها من احد من العالمین (اعراف)
(ترجمہ) ”اور بھیجا لوط کو جب کہا اس نے اپنی قوم کو کیا تم کرتے ہو ایسی بے حیائی کہ تم سے پہلے نہیں کیا اس کو کسی نے جہان میں“

اس بحث کو جس قدر طول دیجئے، طویل ہوتی جائے گی۔ مقصود تو صرف یہ دکھانا ہے کہ قرآن اپنی تعلیمات و واقعات

میں نے مرزائیت کو کیوں چھوڑا؟

مولوی عتیق الرحمن جہاں سابق مبلغ جماعت مرانیہ کا بیان

حضرت اناجیز کی جماعت مرانیہ میں ایک اچھی پوزیشن تھی۔ میں تبلیغ جماعت کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔ افراد جماعت میں مجھے نگاہ و عزت و احترام اور نظر محبت و وقار سے دیکھا جاتا تھا۔ جماعت کی جانب سے دنیاوی معاملات میں مدد و تعاون کرنے میں کئی ایک احسانات ہیں۔ جن کا ناچیز کو بہر صورت اقرار و اعتراف ہے بغرض کہ دنیاوی نقطہ نگاہ اور ظاہری خواہشات اور نفسانی ضروریات کے لحاظ سے ناچیز کا ہر مقصد و مطلب ہر طرح ہی پورا ہو چکا تھا اور کسی قسم کی تکلیف نہ تھی۔ اس کے ثبوت میں ناچیز کے پاس کافی دفتری اور غیر دفتری مصدقہ کاغذات اور مراسلات موجود ہیں۔ جو بصورت انکار ہر وقت پیش کئے جاسکتے ہیں۔ مگر یاد رہے اس تمام ظاہری راحت و آرام اور عیش و عشرت کے جماعت مرانیہ سے کیوں علیحدگی اختیار کی؟ اس کا جواب دو حصوں میں منقسم ہے۔ حصہ اول کا تعلق تو قادیانی خلافت کے ظاہری اعمال و افعال اور اخلاق و عادات کے ساتھ وابستہ ہے۔ حقیقت یہی وہ زبردستی اور ناقابل تردید حصہ ہے جس نے قادیانی خلافت کے فرضی نقد اور پاکیزگی کو تمام دنیا میں بے نقاب کر کے الم نشرج کر دیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت قادیانی خلافت کا وجود ہر صاحب بصیرت اور اہل تحقیق کی نظر میں سخت مشکوک و مشتبہ ہو چکا ہے۔ خلیفہ قادیانی کو ابھی تک یہ طاقت اور برأت نصیب نہیں ہوئی۔ کہ وہ اپنے والد یعنی مرزا غلام احمد قادیانی آنجنابی کے مقرر کردہ معیار مباہلہ کے مطابق اپنی پوزیشن صاف کریں۔ حالانکہ معتزین یعنی جناب خلیفہ صاحب کے مریدوں کی طرف سے کئی دفعہ مباہلہ کا چیلنج کیا گیا اور میدان مباہلہ میں آنے کی دعوت دی گئی۔ مگر اس جانبدار و معقول مطالبہ کا قادیانی خلافت کی طرف سے ہر دفعہ ظلم و ستم، جبر و اکراہ اور تشدد سے ہی جواب دیا گیا۔ اور

صاحب جہاں اور اہل غیرت مریدوں کے اس مطالبہ مباہلہ کی وجہ سے کئی دفعہ انقلاب پیدا ہوا مگر جناب خلیفہ صاحب کی طرف سے اس کا کوئی معقول اور تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا۔ سوائے اس کے کہ چیلنج مباہلہ کرنے والوں کو غالیانِ خلافت نے فوجِ ظلم و ستم کا تختہ مشق بنادیا۔ اور حسن بن صباح فرقہ باطنیہ کے مقلدین کی سنت کو تازہ کیا۔ مگر یہ سلسلہ تاپنے پر خیر مظلوموں کا خون رنگ لائے گا۔ اس طرزِ عمل نے کبھی دنیا میں کوئی نیک ثمرات اور عفو اثرات پیدا نہیں کئے۔ ان حالات اور واقعات کو دیکھ کر کوئی صاحب ایمان اور باعزت انسان ہے جو اس خطرناک اور ظالم جماعت میں شامل رہے عاقل خیال است و محال است و جنوں۔

حصہ دوم۔ حصہ دوم کا تعلق مرزا غلام احمد قادیانی کی تجوٹی نبوت اور غیر از حقیقت اور خالی از صداقت دعاوی کے ساتھ تعلق ہے۔ حضرات! اس خادم نے دورانِ ملازمت میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام کتابوں کا ترتیب وار بخور و مطالعہ کیا اور مرزائیوں کے ہر دو فرقہ یعنی قادیانی اور لاہوری کہنی کے تمام لٹریچر کو بخیر تحقیق پڑھا۔ اس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا عصری عہد دنیا کی تمام امراض اور بیماریوں کا مجموعہ تھا جیسا کہ خود مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ اور یہ کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی، الہامات، کشوف، آپیش گوئیوں میں کاذب ہیں۔ ان کی تصنیفات و تالیفات درحقیقت اکاذیب اور باطل کا انبار ہیں اور ان کے دلائل اور استدلال کا تمام دار و مدار فرضی محاللات، استعارات اور تاویلات رکھ کر یہی موقوف ہے۔ بہر کیف ایسے کاذب مدعیوں کا پیدا ہونا اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق ضروری تھا۔ اگر یہ مختلف ناولز میں مختلف مقامات پر پیدا ہوتے، تو نعوذ باللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سو سالہ پیش گوئیوں کی تکذیب لازم آتی تھی۔ مرزا قادیانی کے کذاب اور مفری ہوئے کی سب سے زبردست دلیل یہ ہے کہ مرزا آنجنابی اپنے تمام مقاصد و اراعات میں دنیا سے سراسر ناکام گئے۔

حکومت پنجاب سے خاکساروں کی موجودہ آوینش

عقل و انصاف و اصول شریعت کی روشنی میں

(امام مولانا محمد منظور صاحب نعمانی، مدیر الفرقان بریلی)

پنجاب کے ایک مشہور مسلمان لیڈر کا (جو حکومت کے بڑے سرگرم اور اعلیٰ عہدہ دار بھی تھے اور اسی لئے آزادی پسند طبقوں میں انتہائی قسم کے رعبت پسند اور خیر خواہ سرکار سمجھے جاتے تھے) اب سے قریباً پانچ چھ برس پہلے انتقال ہوا۔ اخبارات نے ماقہ مقالے لکھے۔ اسی سلسلے میں دہلی کے ایک مشہور "ملبردار" صریحاً "اجنبی" نے بھی (جس نے مرحوم کی زندگی میں ہمیشہ ان کو نڈار اور انگریز پرست تک لکھا تھا) ایک دردناک ماقہ مقالہ لکھا جس میں مرحوم کے وہ فضائل و مناقب لکھے کہ اس سے زیادہ انکا کوئی مشرب اخبار بھی نہیں لکھ سکتا تھا۔ حتیٰ کہ ان کو قوم کانیک نیت کامیاب لیڈر اور ملت کا نخلص خادم بھی لکھا۔ انہی دنوں میں مراد آباد کے ریلوے سٹیشن پر مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سے اتفاقاً رقم الحروف کی طلاق ہو گئی۔ قارئین کرام میں سے بہت سے اس حقیقت سے واقف ہوں گے کہ شاہ صاحب موصوف ایک کامیاب ترین خطیب ہونے کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے خوش طبع اور ہنہ سنج بھی واقع ہوئے ہیں۔ فرمانے لگے "بھئی ایک جگہ پار بزرگوں کا عرس ہونے والا ہے۔ میں دعوت دیتا ہوں، آپ بھی تشریف لائیے گا۔ میں نے تعجب سے دریافت کیا، وہ کون چار بزرگ ہیں، جن کے عرس میں شرکت کے لئے مجھے دعوت دی جا رہی ہے؟ پورے سکون و وقار کے ساتھ فرمایا۔

حضرت یزیدین معاویہ۔ حضرت شمر ذی الجوشن، حضرت حجاج بن یوسف، اور جو تھا نام پنجاب کے انہی متوفی لیڈر کا لیا۔ اور فرمایا کہ ان چاروں بزرگوں کا عرس دہلی کے فلاں اخبار کے دفتر میں ہوگا۔ میں نے چونکہ اس اخبار کا وہ ماقہ مقالہ دیکھا

کہ کوئی بھی کام سچا تیرا پورا نہ ہوا! نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

پس مجھ ناچیز کو اسی طرح خداوند قدوس نے اپنے مخصوص فضل و کرم سے رویہ صادقہ اور کثوف مبارکہ کے ذریعہ اطلاع دی کہ مرزائی جماعت ضلّ و محفل اور گمراہ فرقہ ہے اور اس جماعت میں نور ہدایت اور شعل صداقت باطل مفقود ہے اور یہ کہ مرزا قادیانی خدائی نبی نہ تھا۔ بلکہ سرکاری اور حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا تھا۔ جیسا کہ مرزا انجمنی کا اپنی کتابوں میں اس امر کا خود اقرار موجود ہے۔ اقبال مرحوم مرزا قادیانی کی شان میں اظہار حقیقت کے طور پر فرماتے ہیں۔

سلطنت اختیار راجعت شمر
اقتضا گر دکلیسا کرد فرد

پس میں ان تصدیقات و تشریحات اور اپنی ان تمام تحقیقات و معلومات اور خداوندی بشارات اور اطلاعات کے بعد: مرزائی جماعت سے علیحدہ ہوتا ہوں اور بحاجہ اسلام حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب چشتی امیر جماعت مسلمانان قادیان کے دست حق پرست پر مرزائیت سے تائب ہو کر فرقہ ناجیہ یعنی جماعت حقہ اہل سنت و الجماعت میں شامل ہوتا ہوں اور رب العزت سے دعا ہے کہ حق تعالیٰ اسی پاک اور مقدس جماعت میں خاتمہ بالخیر کرے اور مرزائیت کے خطرناک جراثیم سے ہر مومن کو محفوظ رکھے اور میری طبع دوسرے مرزائیوں کو بھی قادر مطلق اور ہادی برحق نور ہدایت سے منور فرمائے۔ آمین!

سہ گراں جینے کے من بینم مرزاں نیز ویدندے
ز مرزا تو بہ کردندے چشم زار و خون بارے
و ما علیہنا الالبلاغ۔

(احقر العباد عتیق الرحمن فادوق قادیانی سابق مبلغ

جماعت مرزائیہ) مورخہ ۱۳

بوقت خط و کتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ (منیجر)

کی سخت مزائیں دی جاتی ہیں، کیوں ان سب کے ساتھ اس ہمدردی کا اظہار نہیں کیا جاتا؟۔۔۔ بہر حال یہ نہایت غلط اصول ہے کہ جس کو بھی حکومت کی طرف سے کوئی مزادی جائے یا جس پر حکومت کوئی پابندی عائد کر دے وہی مظلوم اور ہمدردی کا مستحق ہو جائے۔

صحیح اور عادلانہ طریقہ یہ ہے کہ پارٹی بازی، الیکشن خزانہ اور جماعتوں کی عداوت و محبت کے جذبات سے بالکل بالاتر ہو کر اصل معاملہ پر غور کیا جائے۔ پھر اگر مزایا یا مجرم سختی سزا ٹھہرے تو اس کی کوئی حمایت نہ کی جائے اور اگر وہ بے قصور ثابت ہو۔ اور زیادتی ارکان حکومت کی معلوم ہو تو اس کی ہمدردی و حمایت کی جائے۔

خاکساروں کے موجودہ قضیہ کی اصلیت

اب ذرا انصاف اور سکون قلب کے ساتھ خاکساروں کے موجودہ قضیہ کی اصلیت پر غور فرمائیے اور اس کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔ حادثہ لاہور سے تین چار روز پہلے ۱۱ مارچ کے "الاصلاح" میں خود مشرقی صاحب نے واقعات کی جو روایت لکھی ہے۔ اصل حقیقت معلوم کرنے کے لئے بس وہی کافی ہے اور اس وقت میرے سامنے "الاصلاح" کا وہی پرچہ اور اس میں مشرقی کا وہی مقالہ ہے۔ اس میں اس حقیقت کا بار بار اعادہ کیا گیا ہے کہ سکندرجات خاں وزیراعظم پنجاب کی نیت خاکسار تحریک کے حق میں صرف اس وقت بدلی، جبکہ مشرقی صاحب نے موجودہ جنگ یورپ کے سلسلے میں حکومت برطانیہ کے حضور میں چچا پس ہزار خاکساروں کی پیشکش کی۔ مشرقی کا بیان ہے کہ سر سکندر کو اس پیشکش سے رنج اس لئے ہوا کہ وہ خود حکومت برطانیہ کی اس سے زیادہ مدد نہیں کر سکتے تھے۔ اور اس سے ان کی وفادارہدایت یکتائی کو ٹھیس لگتی تھی۔

مشرقی صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

تھا۔ اس لئے میں فوراً شاہ صاحب کا مطلب سمجھ گیا اور میری ہنسی آگئی۔ فرمانے لگے، عجب دنیا ہے، جو بڑے سے بڑا مجرم اور مہاپا پی مر جائے۔ یہ اخبارات والے اس کو اگر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں، تو یحییٰ اللہ تعالیٰ عندہ تو نہا ہی دیتے ہیں۔

شاہ صاحب نے تو ایک خاص شخص اور خاص واقعہ کے متعلق یہ اظہار خیال فرمایا تھا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ عقل کی یہ گراہی آج نہایت عمومیت حاصل کر چکی ہے۔ اور بے چارے صرف بے اصول اخبار نویس ہی نہیں، بلکہ بعض اچھے خاصے سنجیدہ حضرات بھی اس تود میں جھپٹنے لگے ہیں۔

خاکساروں کے موجودہ مسئلے میں بھی اسی غلطی کا ٹھہر ہو رہا ہے۔۔۔ جو حضرات پہلے سے خاکسار تحریک کے حامی تھے اور مشرقی صاحب کی اس فوج کو "حزب اللہ" یا "بھائی بھیل اللہ" سمجھتے تھے اور روسے زمین پر اسلامی غلبہ کی توقعات ان سے رکھتے تھے۔ وہ اگر موجودہ مسئلہ میں بھی خاکساروں کی پوری پوری حمایت کریں، تو بالکل بجا اور معقول ہے۔ لیکن جو حضرات کل تک یہ یقین رکھتے تھے کہ یہ جماعت قطعاً غلط روئے جماعت ہے اور اسلام کے لئے اس سے کسی بہتری کی توقع نہیں، بلکہ اس کا فروغ اسلام کی تحریک کا باعث ہو گا۔ وہ اگر آج صرف اس لئے ان کی حمایت کرنے لگیں کہ کسی صوبہ کی حکومت نے ان پر کچھ پابندیاں عائد کر دی ہیں اور ان کی جماعتی سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔ یا پولیس کے تصادم کی وجہ سے ان میں سے کچھ مقتول یا زخمی ہو گئے ہیں، تو ضرور قابل تعجب ہے۔ یہ اصول نہ عقلاً صحیح کہا جاسکتا ہے نہ شرعاً۔

مانا کہ مظلوم کی ہمدردی انسانیت کا مقتضاء اور شریعت کا حکم ہے۔ لیکن کیا حکومت کے منتوب سب مجرم ہیں مظلوم کہے جاسکتے ہیں؟ اگر بلا رعایت اصول اور بلا امتیاز حق و ناحق ہر مقتول و مجروح ہمدردی کا مستحق ہے تو جو عام مجرم آئے دن پھانسی کے تختوں پر لٹکائے جاتے ہیں یا جن کو دوسری قسم

”اکثریت یا فوج کی جنبی کی شکل میں اٹھایا۔ اس کے بعد تمام ان جماعتوں پر جو فوجی قسم کی پنجاب میں تھیں دعام ازیں کہ ہندوؤں یا سکھوں کی ہوں یا مسلمانوں کی اور عام ازیں کہ خاکسار ہوں یا احرار یا محمدی فوج کے سپاہی) سب پر سپاہیانہ قواعد اور پیلچہ دکھائی دیے وغیرہ کے متعلق کچھ پابندیاں عائد کر دیں۔ یہاں یہ بتلادینا بھی ضروری ہے کہ خود مشرقی صاحب کی روایت اور ان کے بیان کے مطابق سرسکندر حیات خاں نے ان کی تحریک کے خلاف عملی قدم اٹھانے سے پہلے مشرقی صاحب کو یہ یقین دلانا چاہا تھا کہ فوجی قسم کی جماعتوں پر پابندیاں نافذ کر کے وہ دراصل ہندوؤں اور سکھوں کی ان فوجیہ جماعتوں کی سرگرمیوں کو دباننا چاہتے ہیں۔ جو خاکسار تحریک کی دیکھا دیکھی دور بروز پنجاب میں پیدا ہو رہی ہیں۔ مشرقی صاحب کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

”سرسکندر حیات خاں نے مجھے اپنے مکہ میں بلا کر تحریک کے متعلق تشویش کا اخبار کیا اور کہا کہ جنگ یورپ کی وجہ سے پنجاب میں ہندوؤں کی کثرت اور ان کی فخر دارانہ سرگرمیوں نے حکومت کا کام مشکل کر دیا ہے۔ میں آپ کو صلاح دیتا ہوں کہ آپ پیلچہ اور قواعد کو کچھ دنوں کے لئے ملتوی کر دیں۔ تاکہ میں ان ”فلوں“ کو نیت و نابود کر سکوں۔ میں نہیں چاہتا کہ ہندو کسی معنوں میں آپ کی تحریک کی نقل کر کے اپنے آپ کو منظم کر لیں۔ وہ آپ سے ہر صورت آگے بڑھ جائیں گے ان کے پاس روپیہ اور پیسہ ہے۔ وہ مسلمانوں سے کئی قدم آگے ہیں۔ دغرو وغیرہ“

(”الاصلاح“ ۱۰ مارچ صفحہ ۷ کالم ۳)

نیز ”الاصلاح“ کے اسی پرچہ کے صفحہ ۱۳ کالم ۳ میں مشرقی صاحب ہی رادی ہیں کہ ۹ مارچ کو جب پشاور میں خاکساروں نے سرسکندر کو سلامی دی تو بوضوح نے سلامی کا جواب دیتے

”وزیر اعظم پنجاب نے ہماری ہلاکت کا قطعی فیصلہ صرف اس پچاس ہزار سپاہیوں کی پیش کش کے بعد اور اسی وجہ سے کیا۔ انہوں نے سمجھا کہ خاکسار تحریک کا لیڈر انگریز کو پچاس ہزار تربیت یافتہ اور قواعد ان سپاہی تیار اور بلا شرط دیتا ہے..... میں اگر بڑا زور لگاؤں گا تو..... پچاس ہزار سے زیادہ بھرتی کیونکر دے سکونگا۔ الغرض اس نذرانے کے بد میری کا سہ لیس اور وفاداری کی قیمت دو کڑی نہیں رہتی“

پھر قریب ایک ڈیڑھ کالم میں اس پچاس ہزاری پیش کش کے سلسلہ میں اپنی نیک نیتی اور حکومت برطانیہ کے ساتھ اپنی صداقت دلی اور ازراہ رقابت سرسکندر کے بہکانے کی وجہ سے سرکار کی بے اتفاقی اور ناقدری کا شکوہ آمیز تذکرہ کر کے لکھتے ہیں :-

”جو بات ان تمام واقعات سے نمایاں ہوتی ہے یہ ہے کہ پچاس ہزار کی بھرتی کی پیش کش کے بعد وزیر اعظم پنجاب کی نیت خاکسار تحریک کے متعلق خطرناک طور پر بری ہو گئی تھی۔ دسمبر کی بری ملاقات میں بھی بعض اشارات سے مترشح ہوتا تھا کہ وزیر اعظم تحریک کی پیش کش کو رقبانہ نظر سے دیکھتا ہے اور چاہتا ہے۔ کہ پنجاب میں بھرتی صرف اس کی وساطت سے ہو۔“

مشرق کے ان بیانات سے بالکل واضح ہے کہ حکومت پنجاب اور خاکسار تحریک کے ٹکراؤ کی اصلی بنیاد مشرقی کی وہ پچاس ہزاری پیش کش ہے، جس کو بقول مشرقی سرسکندر نے اپنے مفاد اور وفاداری کی شان کیمائی کے لئے مضر سمجھا۔ گویا یہ سب کچھ شاخسانہ ہے حکومت برطانیہ کی وفاداری میں بقوت کا۔

پھر جب مشرقی صاحب کے بیان کئے ہوئے اس سبب سے یا کسی دوسرے سبب سے حکومت پنجاب کی نگاہ خاکسار تحریک کی طرف سے بدلی تو سب سے پہلا قدم حکومت نے مشرقی کے رسالہ

جند یابہ میں غیر مقلد مبلغین کی اتحاد سوسائٹیز مناظرہ اور بالآخر حق کی فتح

آج کل مسلمانوں کے باہمی اتحاد کی جس قدر ضرورت ہے کسی سے مخفی نہیں، لیکن غیر مقلدین حضرات کے بعض مبلغ فقہیات و دیہات میں حشرات الارض کی طرح پھیل کر مسلمانوں کو فروغی جھگڑوں میں پھنسانے اور تفریق پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ جند یابہ گوردھنچل امت سرسبز بھی ان لوگوں نے حسب عادت اخلاف اور مذہب حنفی کے خلاف سخت بدزبانی و وار کھی۔ فاتحہ خلف الامام کے متعلق انہ ایک داعض نے یہاں تک کہہ دیا کہ اس کے بغیر سرے سے نمازی نہیں ہوتی اور بسا غازی ابو جہل کے برابر ہے (معاذ اللہ) اخلاف کو مناظرہ کا چیلنج دیا گیا جسے مجبوراً مانا پڑا۔ چنانچہ ۷ جولائی ۱۹۴۷ء کو مناظرہ کی مجلس قائم ہوئی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق افواہ تھی کہ وہ آئیں گے، لیکن نہ آئے۔ البتہ مولوی عبداللہ روپڑی (جو پنجاب میں بڑے اہم انصاف سمجھے جاتے ہیں) آئے، مگر حضرت مولانا خیر محمد صاحب جاندھری مناظرہ اخلاف کا نام سن کر روپڑی صاحب کو کھڑے ہونے کی حرات نہ ہوئی اور انھوں نے اپنی جان چھڑانے کے لئے حافظ عبدالحق دروہڑی کو کھڑا کر دیا۔ اخلاف کی طرف سے حضرت مولانا خیر محمد صاحب مناظرہ اور مولانا محمد علی صاحب جاندھری صدر جلسہ مقرر ہوئے۔ غیر مقلد حضرات کی طرف سے مولوی عبدالحق صاحب خادم سوہرودی (واماد مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور) صدر جلسہ تھے۔ اڑھائی گھنٹے تک مناظرہ ہوا، حضرت مولانا خیر محمد صاحب مظاہر نے پورے علمی وقار و مہارت کے ساتھ قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ مخالف پر ایسے زبردست سوالات قاہرہ وار ہوئے کہ وہ بیچارہ بدزبانی، پشیمانی اور بے یقینی باتیں کہنے کے سوا کوئی معقول جواب نہ دے سکا۔ اس مناظرہ سے مجدد اللہ مشکلیں کے شکوک رفع ہو گئے ہیں۔

(نامہ نگار)

ہوئے کہا:-

”میں نے خاکساروں پر عارضی پابندیاں لگائی ہیں
میں خاکساروں سے کبھی ٹکراؤ نہیں کروں گا۔ آپ
مطمئن رہیں۔“

لیکن سرسکندر کے اس مکرر سرکرا طینان دلانے کے باوجود جب صوبہ پنجاب کی حکومت نے تمام فوجی قسم کی جماعتوں پابندیاں عائد کیں تو مشرقی صوبہ نے حکومت کے اس اقدام کو سرسکندر کی رقیبانہ ہنستی پر محمول کرتے ہوئے اس کو براہ راست خاکسار تحریک سے ٹکراؤ قرار دیا۔ اور ۱۵ مارچ ”الاصلاح“ میں حکومت پنجاب کے خلاف جنگ کا نکل سجا دیا۔ اور خاکسار سپاہیوں کے نام یہ احکام جاری کئے:-

”۱، اگر حکومت پنجاب نے ٹکراؤ پیدا کر دیا ہے تو ہندوستان کے پندرہ صوبوں کے صاحب السیادہ تیس ہزار خاکسار سپاہی بہ تفصیل ذیل ایک مہفتہ کے اندر اندر لاہور روانہ کر دیں (اسکی صوبہ وار تفصیل درج ہے)

”۲، تمام سپاہی پیرامن رہیں۔ نائب حاکم اعلیٰ محاذ لاہور کا حکم قطعی اور آخری ہوگا۔

”۳، ہندوستان کے تمام جانباز جن کی تعداد اس وقت تیرہ سو ہے، جلد از جلد پہنچے جاتیں لیکن اگر ٹکراؤ پیدا ہو گیا تو زیادہ سے زیادہ پانچ دن کے اندر اندر ہندوستان کے ہر گوشہ سے ہر جانباز پہنچ جائے۔ اور سرسکندر کی چار پائی کے گرد انگرد لاشوں کی سیج لگا دے“

”الاصلاح“ ۱۵ مارچ ص ۳۱ کا الم ۳
(باقی آئندہ)

کیفیت کارکردگی و تفصیل داخل مجلس مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ (پنجاب)

آغاز ۱۹۳۹ء میں بمقام بھیرہ چند مخلص کارکنوں کے اجتماع میں اس جماعت کا قیام عمل میں آیا، عقائد حقہ کی ترویج و اشاعت اور اعلیٰ ذہب کی منظم جدوجہد کے مقابلہ کے لئے لائحہ عمل مرتب ہوا۔

اعراض و مقاصد (۱) اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ، تبلیغ و اشاعت اسلام، (۲) ایجاد و اشاعت علوم دینیہ (۳) اصلاح رسوم و بانیات شریعت اسلامیہ، (۴) صحیح اسلامی اصولوں کے تحت مسلم نوجوانوں کی عسکری تنظیم۔

طریقہ کار (۱) اسلامی علوم کی تعلیم و تدریس کے لئے ایسے دارالعلوم بنائے گئے جہاں طلباء و دینیات کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے مکمل عالم، مبلغ اور ناظر بن کر کلیں اور عوام کی ہدایت و تقویت دین کا باعث بنیں (۲) ایسا کتب خانہ قائم کیا جہاں جہیں حملہ علوم و فنون، دیگر مذاہب و اہل کتب جمع کی جائیں جن کے مطالعہ سے دین و مبلغین اور طلباء کی فطرت غائر اور خیالات عالی ہوں اور عام شائقین ان کے مطالعہ سے تعقیض ہو سکیں (۳) باخبرین و کارکنان کی ایسی تحریک کا قیام جو بیدار اور عند و تقریر عامہ میں خصوصاً دیہاتیوں کو تبلیغ احکام الہی کرے جن سے ان کے اخلاق و معاشرت گھس ساش، رسوم و مناسکات شریعت کے مطابق ہو سکیں (۴) اعراض مذکورہ بالا کی اشاعت کے لئے ماہانہ رسالہ کا اجرا (۵) فوج محمدی یعنی انصار سپاہیوں کی عسکری تنظیم۔

تبلیغی کارنامہ گیارہ سال کے عرصہ میں مبلغین و کارکنوں نے لاکھوں انسانوں کو پیام حق سے روشناس کیا، تقریباً اسی سہارا کی توفیق ملی کہ تبلیغی طریقت تقسیم کیا گیا، اس عظیم الشان تبلیغی کائنات میں متعقد ہوئی، دیہاتی مرکزوں میں حزب الانصار کے زیر انتظام کم از کم ساڑھے چھ سو جلسے منعقد ہوئے، مخالفین کے ساتھ امنیہ کامیاب مناظرے ہوئے، شرار مذہبین نے راہ حق قبول کیا اور کئی سوا شخص دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے حزب الانصار کے مبلغین نے اس عرصہ میں شرار باطل تبلیغی منکر کیا، بہت شمس اسلام کی شاندار اسلامی خدمات اظہار میں آئیں۔

تعلیم الاسلام دارالعلوم عزیزہ اپنی شاخوں کے ساتھ قائم کیا گیا، صد طالبان علوم دینی اس حلقہ سے انک فیض ہو چکے ہیں امیر حزب الانصار کی سماجی جہاد سے کئی مقامات پر بھی اس عربہ قائم ہوئے، گھر وڑیکا، اور واربرٹ کے مدارس بھی حزب الانصار کی سرپرستی میں جاری ہیں۔

بیہیم خانہ بیہیم و نادار اور مجلس بچوں کی سرپرستی کا انتظام کیا گیا۔

مرمت و تعمیر جامع مسجد بھیرہ کی عمارت جو ۱۹۳۶ء کے سیلابات سے مخدوش ہو چکی تھی اسکی مرمت پولیسر پرستی مولانا ظہور احمد صاحب امیر حزب الانصار و مولوی مسجد مذکورہ شرار و روپیہ صرف ہوا۔ دارالعلوم کے طلباء کے لئے کئی شرار روپیہ صرف سے دارالانصار تعمیر کرایا گیا۔ (۶) فوج محمدی کا قیام۔

سرین جعفری مسلمان کا فرض ہے کہ اس اسلامی ادارہ کی سرپرستی کی امداد اپنا فرض سمجھے، داخل و محروک کی نہرست ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء تک شائع ہو چکی ہے آج کی اشاعت میں ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء سے تیر جون ۱۹۳۹ء تک کے داخل کی نہرست شائع کی جاتی ہے، ممکن ہے کہ اس نہرست میں کئی قسم کی فرد گذاشت موجود ہو لہذا جملہ معاونین میں اپنے بہترین مشورہ سے مستفیض فرمائیں۔ اگر کوئی غلطی ہو تو اس سے امیر حزب الانصار کو مطلع فرمائیں۔ غلام حسین، ناظم دفتر مجلس مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ (پنجاب)

فہرست اعلیٰ مجلس مرکزی حزب الانصار بھارت ۱۹۲۰ء

فہرست عطیات معاونین قصبہ		
بکشیہ		
۱۰۰	۸	۱
۱۰۱	۹	۲
۱۰۲	۱۰	۳
۱۰۳	۱۱	۴
۱۰۴	۱۲	۵
۱۰۵	۱۳	۶
۱۰۶	۱۴	۷
۱۰۷	۱۵	۸
۱۰۸	۱۶	۹
۱۰۹	۱۷	۱۰
۱۱۰	۱۸	۱۱
۱۱۱	۱۹	۱۲
۱۱۲	۲۰	۱۳
۱۱۳	۲۱	۱۴
۱۱۴	۲۲	۱۵
۱۱۵	۲۳	۱۶
۱۱۶	۲۴	۱۷
۱۱۷	۲۵	۱۸
۱۱۸	۲۶	۱۹
۱۱۹	۲۷	۲۰
۱۲۰	۲۸	۲۱
۱۲۱	۲۹	۲۲
۱۲۲	۳۰	۲۳
۱۲۳	۳۱	۲۴
۱۲۴	۳۲	۲۵
۱۲۵	۳۳	۲۶
۱۲۶	۳۴	۲۷
۱۲۷	۳۵	۲۸
۱۲۸	۳۶	۲۹
۱۲۹	۳۷	۳۰
۱۳۰	۳۸	۳۱
۱۳۱	۳۹	۳۲
۱۳۲	۴۰	۳۳
۱۳۳	۴۱	۳۴
۱۳۴	۴۲	۳۵
۱۳۵	۴۳	۳۶
۱۳۶	۴۴	۳۷
۱۳۷	۴۵	۳۸
۱۳۸	۴۶	۳۹
۱۳۹	۴۷	۴۰
۱۴۰	۴۸	۴۱
۱۴۱	۴۹	۴۲
۱۴۲	۵۰	۴۳
۱۴۳	۵۱	۴۴
۱۴۴	۵۲	۴۵
۱۴۵	۵۳	۴۶
۱۴۶	۵۴	۴۷
۱۴۷	۵۵	۴۸
۱۴۸	۵۶	۴۹
۱۴۹	۵۷	۵۰
۱۵۰	۵۸	۵۱
۱۵۱	۵۹	۵۲
۱۵۲	۶۰	۵۳
۱۵۳	۶۱	۵۴
۱۵۴	۶۲	۵۵
۱۵۵	۶۳	۵۶
۱۵۶	۶۴	۵۷
۱۵۷	۶۵	۵۸
۱۵۸	۶۶	۵۹
۱۵۹	۶۷	۶۰
۱۶۰	۶۸	۶۱
۱۶۱	۶۹	۶۲
۱۶۲	۷۰	۶۳
۱۶۳	۷۱	۶۴
۱۶۴	۷۲	۶۵
۱۶۵	۷۳	۶۶
۱۶۶	۷۴	۶۷
۱۶۷	۷۵	۶۸
۱۶۸	۷۶	۶۹
۱۶۹	۷۷	۷۰
۱۷۰	۷۸	۷۱
۱۷۱	۷۹	۷۲
۱۷۲	۸۰	۷۳
۱۷۳	۸۱	۷۴
۱۷۴	۸۲	۷۵
۱۷۵	۸۳	۷۶
۱۷۶	۸۴	۷۷
۱۷۷	۸۵	۷۸
۱۷۸	۸۶	۷۹
۱۷۹	۸۷	۸۰
۱۸۰	۸۸	۸۱
۱۸۱	۸۹	۸۲
۱۸۲	۹۰	۸۳
۱۸۳	۹۱	۸۴
۱۸۴	۹۲	۸۵
۱۸۵	۹۳	۸۶
۱۸۶	۹۴	۸۷
۱۸۷	۹۵	۸۸
۱۸۸	۹۶	۸۹
۱۸۹	۹۷	۹۰
۱۹۰	۹۸	۹۱
۱۹۱	۹۹	۹۲
۱۹۲	۱۰۰	۹۳
۱۹۳	۱۰۱	۹۴
۱۹۴	۱۰۲	۹۵
۱۹۵	۱۰۳	۹۶
۱۹۶	۱۰۴	۹۷
۱۹۷	۱۰۵	۹۸
۱۹۸	۱۰۶	۹۹
۱۹۹	۱۰۷	۱۰۰
۲۰۰	۱۰۸	۱۰۱
۲۰۱	۱۰۹	۱۰۲
۲۰۲	۱۱۰	۱۰۳
۲۰۳	۱۱۱	۱۰۴
۲۰۴	۱۱۲	۱۰۵
۲۰۵	۱۱۳	۱۰۶
۲۰۶	۱۱۴	۱۰۷
۲۰۷	۱۱۵	۱۰۸
۲۰۸	۱۱۶	۱۰۹
۲۰۹	۱۱۷	۱۱۰
۲۱۰	۱۱۸	۱۱۱
۲۱۱	۱۱۹	۱۱۲
۲۱۲	۱۲۰	۱۱۳
۲۱۳	۱۲۱	۱۱۴
۲۱۴	۱۲۲	۱۱۵
۲۱۵	۱۲۳	۱۱۶
۲۱۶	۱۲۴	۱۱۷
۲۱۷	۱۲۵	۱۱۸
۲۱۸	۱۲۶	۱۱۹
۲۱۹	۱۲۷	۱۲۰
۲۲۰	۱۲۸	۱۲۱
۲۲۱	۱۲۹	۱۲۲
۲۲۲	۱۳۰	۱۲۳
۲۲۳	۱۳۱	۱۲۴
۲۲۴	۱۳۲	۱۲۵
۲۲۵	۱۳۳	۱۲۶
۲۲۶	۱۳۴	۱۲۷
۲۲۷	۱۳۵	۱۲۸
۲۲۸	۱۳۶	۱۲۹
۲۲۹	۱۳۷	۱۳۰
۲۳۰	۱۳۸	۱۳۱
۲۳۱	۱۳۹	۱۳۲
۲۳۲	۱۴۰	۱۳۳
۲۳۳	۱۴۱	۱۳۴
۲۳۴	۱۴۲	۱۳۵
۲۳۵	۱۴۳	۱۳۶
۲۳۶	۱۴۴	۱۳۷
۲۳۷	۱۴۵	۱۳۸
۲۳۸	۱۴۶	۱۳۹
۲۳۹	۱۴۷	۱۴۰
۲۴۰	۱۴۸	۱۴۱
۲۴۱	۱۴۹	۱۴۲
۲۴۲	۱۵۰	۱۴۳
۲۴۳	۱۵۱	۱۴۴
۲۴۴	۱۵۲	۱۴۵
۲۴۵	۱۵۳	۱۴۶
۲۴۶	۱۵۴	۱۴۷
۲۴۷	۱۵۵	۱۴۸
۲۴۸	۱۵۶	۱۴۹
۲۴۹	۱۵۷	۱۵۰
۲۵۰	۱۵۸	۱۵۱
۲۵۱	۱۵۹	۱۵۲
۲۵۲	۱۶۰	۱۵۳
۲۵۳	۱۶۱	۱۵۴
۲۵۴	۱۶۲	۱۵۵
۲۵۵	۱۶۳	۱۵۶
۲۵۶	۱۶۴	۱۵۷
۲۵۷	۱۶۵	۱۵۸
۲۵۸	۱۶۶	۱۵۹
۲۵۹	۱۶۷	۱۶۰
۲۶۰	۱۶۸	۱۶۱
۲۶۱	۱۶۹	۱۶۲
۲۶۲	۱۷۰	۱۶۳
۲۶۳	۱۷۱	۱۶۴
۲۶۴	۱۷۲	۱۶۵
۲۶۵	۱۷۳	۱۶۶
۲۶۶	۱۷۴	۱۶۷
۲۶۷	۱۷۵	۱۶۸
۲۶۸	۱۷۶	۱۶۹
۲۶۹	۱۷۷	۱۷۰
۲۷۰	۱۷۸	۱۷۱
۲۷۱	۱۷۹	۱۷۲
۲۷۲	۱۸۰	۱۷۳
۲۷۳	۱۸۱	۱۷۴
۲۷۴	۱۸۲	۱۷۵
۲۷۵	۱۸۳	۱۷۶
۲۷۶	۱۸۴	۱۷۷
۲۷۷	۱۸۵	۱۷۸
۲۷۸	۱۸۶	۱۷۹
۲۷۹	۱۸۷	۱۸۰
۲۸۰	۱۸۸	۱۸۱
۲۸۱	۱۸۹	۱۸۲
۲۸۲	۱۹۰	۱۸۳
۲۸۳	۱۹۱	۱۸۴
۲۸۴	۱۹۲	۱۸۵
۲۸۵	۱۹۳	۱۸۶
۲۸۶	۱۹۴	۱۸۷
۲۸۷	۱۹۵	۱۸۸
۲۸۸	۱۹۶	۱۸۹
۲۸۹	۱۹۷	۱۹۰
۲۹۰	۱۹۸	۱۹۱
۲۹۱	۱۹۹	۱۹۲
۲۹۲	۲۰۰	۱۹۳
۲۹۳	۲۰۱	۱۹۴
۲۹۴	۲۰۲	۱۹۵
۲۹۵	۲۰۳	۱۹۶
۲۹۶	۲۰۴	۱۹۷
۲۹۷	۲۰۵	۱۹۸
۲۹۸	۲۰۶	۱۹۹
۲۹۹	۲۰۷	۲۰۰
۳۰۰	۲۰۸	۲۰۱
۳۰۱	۲۰۹	۲۰۲
۳۰۲	۲۱۰	۲۰۳
۳۰۳	۲۱۱	۲۰۴
۳۰۴	۲۱۲	۲۰۵
۳۰۵	۲۱۳	۲۰۶
۳۰۶	۲۱۴	۲۰۷
۳۰۷	۲۱۵	۲۰۸
۳۰۸	۲۱۶	۲۰۹
۳۰۹	۲۱۷	۲۱۰
۳۱۰	۲۱۸	۲۱۱
۳۱۱	۲۱۹	۲۱۲
۳۱۲	۲۲۰	۲۱۳
۳۱۳	۲۲۱	۲۱۴
۳۱۴	۲۲۲	۲۱۵
۳۱۵	۲۲۳	۲۱۶
۳۱۶	۲۲۴	۲۱۷
۳۱۷	۲۲۵	۲۱۸
۳۱۸	۲۲۶	۲۱۹
۳۱۹	۲۲۷	۲۲۰
۳۲۰	۲۲۸	۲۲۱
۳۲۱	۲۲۹	۲۲۲
۳۲۲	۲۳۰	۲۲۳
۳۲۳	۲۳۱	۲۲۴
۳۲۴	۲۳۲	۲۲۵
۳۲۵	۲۳۳	۲۲۶
۳۲۶	۲۳۴	۲۲۷
۳۲۷	۲۳۵	۲۲۸
۳۲۸	۲۳۶	۲۲۹
۳۲۹	۲۳۷	۲۳۰
۳۳۰	۲۳۸	۲۳۱
۳۳۱	۲۳۹	۲۳۲
۳۳۲	۲۴۰	۲۳۳
۳۳۳	۲۴۱	۲۳۴
۳۳۴	۲۴۲	۲۳۵
۳۳۵	۲۴۳	۲۳۶
۳۳۶	۲۴۴	۲۳۷
۳۳۷	۲۴۵	۲۳۸
۳۳۸	۲۴۶	۲۳۹
۳۳۹	۲۴۷	۲۴۰
۳۴۰	۲۴۸	۲۴۱
۳۴۱	۲۴۹	۲۴۲
۳۴۲	۲۵۰	۲۴۳
۳۴۳	۲۵۱	۲۴۴
۳۴۴	۲۵۲	۲۴۵
۳۴۵	۲۵۳	۲۴۶
۳۴۶	۲۵۴	۲۴۷
۳۴۷	۲۵۵	۲۴۸
۳۴۸	۲۵۶	۲۴۹
۳۴۹	۲۵۷	۲۵۰
۳۵۰	۲۵۸	۲۵۱
۳۵۱	۲۵۹	۲۵۲
۳۵۲	۲۶۰	۲۵۳
۳۵۳	۲۶۱	۲۵۴
۳۵۴	۲۶۲	۲۵۵
۳۵۵	۲۶۳	۲۵۶
۳۵۶	۲۶۴	۲۵۷
۳۵۷	۲۶۵	۲۵۸
۳۵۸	۲۶۶	۲۵۹
۳۵۹	۲۶۷	۲۶۰
۳۶۰	۲۶۸	۲۶۱
۳۶۱	۲۶۹	۲۶۲
۳۶۲	۲۷۰	۲۶۳
۳۶۳	۲۷۱	۲۶۴
۳۶۴	۲۷۲	۲۶۵
۳۶۵	۲۷۳	۲۶۶
۳۶۶	۲۷۴	۲۶۷
۳۶۷	۲۷۵	۲۶۸
۳۶۸	۲۷۶	۲۶۹
۳۶۹	۲۷۷	۲۷۰
۳۷۰	۲۷۸	۲۷۱
۳۷۱	۲۷۹	۲۷۲
۳۷۲	۲۸۰	۲۷۳
۳۷۳	۲۸۱	۲۷۴
۳۷۴	۲۸۲	۲۷۵
۳۷۵	۲۸۳	۲۷۶
۳۷۶	۲۸۴	۲۷۷
۳۷۷	۲۸۵	۲۷۸
۳۷۸	۲۸۶	۲۷۹
۳۷۹	۲۸۷	۲۸۰
۳۸۰	۲۸۸	۲۸۱
۳۸۱	۲۸۹	۲۸۲
۳۸۲	۲۹۰	۲۸۳
۳۸۳	۲۹۱	۲۸۴
۳۸۴	۲۹۲	۲۸۵
۳۸۵	۲۹۳	۲۸۶
۳۸۶	۲۹۴	۲۸۷
۳۸۷	۲۹۵	۲۸۸
۳۸۸	۲۹۶	۲۸۹
۳۸۹	۲۹۷	۲۹۰
۳۹۰	۲۹۸	۲۹۱
۳۹۱	۲۹۹	۲۹۲
۳۹۲	۳۰۰	۲۹۳
۳۹۳	۳۰۱	۲۹۴
۳۹۴	۳۰۲	۲۹۵
۳۹۵	۳۰۳	۲۹۶
۳۹۶	۳۰۴	۲۹۷
۳۹۷	۳۰۵	۲۹۸
۳۹۸	۳۰۶	۲۹۹
۳۹۹	۳۰۷	۳۰۰
۴۰۰	۳۰۸	۳۰۱
۴۰۱	۳۰۹	۳۰۲
۴۰۲	۳۱۰	۳۰۳
۴۰۳	۳۱۱	۳۰۴
۴۰۴	۳۱۲	۳۰۵
۴۰۵	۳۱۳	۳۰۶
۴۰۶	۳۱۴	۳۰۷
۴۰۷	۳۱۵	۳۰۸
۴۰۸	۳۱۶	۳۰۹
۴۰۹	۳۱۷	۳۱۰
۴۱۰	۳۱۸	۳۱۱
۴۱۱	۳۱۹	۳۱۲
۴۱۲	۳۲۰	۳۱۳
۴۱۳	۳۲۱	۳۱۴
۴۱۴	۳۲۲	۳۱۵
۴۱۵	۳۲۳	۳۱۶
۴۱۶	۳۲۴	۳۱۷
۴۱۷	۳۲۵	۳۱۸
۴۱۸	۳۲۶	۳۱۹
۴۱۹	۳۲۷	۳۲۰

۱۱	معرفت جناب احمد الدین صاحب	۸	جناب پهلوان شاہ صاحب پھلون	۸	جناب میان کرم الدین صاحب چکٹ شمالی
۱۲	نذیر جناب قاضی غلام مصطفیٰ صاحب	۸	جناب حاجی غلام حبیب صاحب	۸	جناب محمد حسین صاحب
۱۳	جناب محمد شریف صاحب	۸	جناب نواب خان صاحب	۸	جناب عیاض صدر الدین صاحب
۱۴	نذیر جناب حاجی خدا بخش صاحب	۸	جناب حکیم محمد شریف صاحب	۸	جناب سہماۃ بھگت بھری صاحبہ
۱۵	نذیر جناب برکات احمد صاحب	۸	جناب خواجہ حافظ عبد المجید صاحب	۸	جناب حاجی محمد بخش صاحب چکٹ شمالی
۱۶	جناب میان فضل کریم صاحب	۸	جناب حاجی فضل الہی صاحب	۸	جناب حاجی کریم بخش صاحب
۱۷	نذیر جناب حافظ راجہ صاحب	۸	جناب احمد بخش صاحب	۸	جناب ملک محمد حیات صاحب
۱۸	جناب غلام سرور صاحب	۸	جناب پیر محمد شاہ صاحب	۸	جناب پیر احمدی شاہ صاحب
۱۹	جناب سلیمان احمد صاحب	۸	جناب میان نصیر احمد صاحب	۸	جناب فتح خان صاحب
۲۰	نذیر جناب محمد فیروز صاحب	۸	مسلمانان جوڑہ	۸	جناب مولوی فضل کریم صاحب
۲۱	معہوم الاسم	۸	جناب ماسٹر عبدالحق صاحب جوڑہ	۸	جناب ملک جعفر خان صاحب
۲۲	جناب خدا بخش صاحب	۸	جناب میان محمد امین صاحب	۸	جناب ملک علی محمد صاحب
۲۳	جناب ابو محمد حیات صاحب	۸	جناب میان اللہ رحمۃ صاحب	۸	جناب چوہدری محمد صادق صاحب
۲۴	جناب منشی محمد الدین صاحب	۸	مسلمانان بلو	۸	جناب غلام قادر صاحب
۲۵	جناب منشی بیان محمد صاحب	۸	جناب میان عبد المجید صاحب ڈاکخان	۸	جناب مولوی محمد خلیل صاحب چکٹ شمالی
۲۶	نذیر جناب مولوی محمد ازیں صاحب	۸	جناب محمد شاہ صاحب	۸	جناب میان اللہ جوہا صاحب
۲۷	جناب منشی عبد العزیز صاحب	۸	جناب قاضی غلام فضل الدین صاحب	۸	جناب میان حاجی بہیم صاحب
۲۸	جناب میان محمد عظیم صاحب	۸	۱۰ غلام صاحب انجن خرب الاخاف	۸	جناب مہر نانک صاحب
۲۹	نذیر جناب حافظ عبد الرحمن صاحب	۸	جناب مولوی عبدالحق صاحب	۸	جناب میان سلطان محمود صاحب
۳۰	جناب خدا بخش صاحب	۸	جناب سیکری صاحب انجن انصار المسلمین	۸	جناب عبد الرحمن صاحب
۳۱	فہرست عطیات موصولہ در دفتر نذیر لوی	۸	فہرست عطیات موصولہ در دفتر نذیر لوی	۸	جناب زیادہ صاحب چکٹ شمالی
۳۲	عبد الرحمن صاحب مبلغ خرب الانصار	۸	جناب مولوی گل محمد صاحب نصیر پور	۸	جناب میان عبد المجید صاحب
۳۳	جناب میان شیر محمد صاحب لنگہ خروم	۸	جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب ڈالی	۸	جناب علی محمد صاحب چاوہ
۳۴	جناب ایم عبد العظیم صاحب کلکتہ	۸	جناب ملک بہادر خان صاحب	۸	مسلمانان شیر محمد
۳۵	معہوم الاسم	۸	جناب سید ولایت شاہ صاحب خوشاب	۸	جناب مہر بکت علی صاحب
۳۶	جناب میان غلام حسین صاحب	۸	جناب بی بی طفیل احمد صاحب شاہ پور	۸	جناب غلام رسول صاحب
۳۷	مسلمانان پھلون	۸	جناب پیر محمدی سلطان علی صاحب چکٹ شمالی	۸	مسلمانان فریح پورون
۳۸		۸	جناب محمد قاسم صاحب مروت	۸	جناب فتح محمد صاحب

عمر	جناب شیر محمد صاحب (چاودہ)	عمر	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب لبر	عمر	جناب میان احمدیار صاحب ہرجن
عمر	جناب کریم بخش صاحب	عمر	جناب احمد الدین صاحب	عمر	جناب گہنا صاحب
عمر	جناب چوہدری غلام محمد صاحب	عمر	جناب میان جنین الدین صاحب پستانی	عمر	جناب احمدیار صاحب
عمر	جناب چوہدری بھائی خان صاحب	عمر	جناب رشید دین صاحب	عمر	جناب حسین صاحب
عمر	جناب حیات محمد صاحب (چاودہ)	عمر	جناب مولوی عبداللہ صاحب	عمر	جناب خوش محمد صاحب
عمر	جناب یسین صاحب	عمر	جناب قائم الدین صاحب	عمر	جناب حاجی فتح محمد صاحب
عمر	جناب حاجی مہار صاحب	عمر	جناب میان احمد الدین صاحب	عمر	جناب محمد صاحب
عمر	مسلمانان علی پور نون	عمر	جناب احمد صاحب لنگو والی	عمر	جناب ولی محمد صاحب
عمر	جناب غلام رسول صاحب	عمر	جناب مہار صاحب	عمر	جناب علی محمد صاحب
عمر	جناب مولوی فضل کریم صاحب	عمر	جناب علی محمد صاحب	عمر	جناب نور محمد صاحب
عمر	جناب سول بخش صاحب	عمر	جناب مولوی فضل احمد صاحب	عمر	جناب مانگ صاحب
عمر	جناب مہار صاحب	عمر	جناب حافظ محمد حیات صاحب	عمر	جناب سول بخش صاحب
عمر	جناب چوہدری لال خان صاحب	عمر	جناب حافظ سیر محمد صاحب	عمر	جناب الدین صاحب
عمر	جناب صفوی محمد صاحب نورانیوالہ	عمر	جناب چن شاہ صاحب	عمر	جناب الفت دین صاحب
عمر	جناب سادہ صاحب	عمر	جناب نقیر شیر محمد صاحب	عمر	جناب احمد الدین صاحب
عمر	جناب مولوی عبدالکریم صاحب	عمر	جناب حاجی میان خان صاحب	عمر	جناب محمد صاحب
عمر	جناب علی محمد صاحب	عمر	جناب محمد صاحب	عمر	جناب محمد صاحب
عمر	جناب رمضان صاحب	عمر	جناب حاجی محمد بخش صاحب لیانی	عمر	مسلمانان سنہا
عمر	جناب مولوی نور الدین صاحب انصاری نوٹہ	عمر	جناب دین محمد صاحب لیانی	عمر	جناب حاجی محمد خلیل صاحب فیروزاں
عمر	معرفت	عمر	جناب ملک لال خان صاحب کوٹ موہن	عمر	جناب علی محمد صاحب
عمر	جناب عبدالرحمن صاحب (نوٹہ)	عمر	جناب صوفی شاہ محمد صاحب	عمر	جناب حاجی یسین صاحب
عمر	جناب دائم صاحب نوٹہ	عمر	جناب علی محمد صاحب جھیننی ڈال	عمر	جناب مولوی عطاء محمد صاحب تھوان
عمر	جناب خدا بخش صاحب	عمر	جناب رکن الدین صاحب لیانی	عمر	جناب محمد اکرم الہی صاحب
عمر	جناب متعلی صاحب	عمر	جناب حاجی نور محمد صاحب	عمر	جناب صدر الدین صاحب
عمر	جناب فضل کریم صاحب	عمر	جناب حافظ فضل کریم صاحب ہرجن	عمر	جناب عبداللہ صاحب (معلوم الامم)
عمر	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب	عمر	جناب لاشتم علی صاحب	عمر	جناب غلام محمد صاحب فقیراں
عمر	جناب صوفی عبدالرسول صاحب	عمر	جناب میان عبدالغیر صاحب	عمر	جناب طہری صاحب
عمر	جناب ولوی عبدالحمید صاحب لبرا	عمر	جناب مرزا صاحب	عمر	جناب بامہ صاحب سیانہ گوندل
عمر	جناب میان عبدالغفار صاحب	عمر	جناب سردار صاحب	عمر	جناب حسن صاحب
عمر		عمر	جناب بی شاہ صاحب	عمر	جناب فضل کریم صاحب

جناب میان انیختش صاحب فقیران	۸	مسلمانان دھکوان	۵	جناب پرمحمد صادق صاحب ہڈالی	۸
جناب حافظ کرم الدین صاحب	۵	جناب میان رمضان صاحب	۵	جناب مرزا گل محمد صاحب	۵
جناب حافظ غلام مصطفیٰ صاحبانہ گوندل	۵	جناب میان عالم الدین صاحب	۵	جناب کپتان ملک غلام محمد صاحب	۵
جناب بابا صارح محمد صاحب	۵	جناب مولوی محمد رضا صاحب نلی	۵	جناب ملک محمد خان صاحب	۵
جناب علی محمد صاحب سیانہ گوندل	۵	جناب راجہ محمد یوسف صاحب حضور پور	۵	جناب سرفراز خان صاحب	۵
جناب محمد رفیق صاحب	۵	جناب اللہ دتہ صاحب	۸	جناب نقیٹ ملک مظفر خان صاحب	۵
جناب سید لایت شاہ صاحب شتاب	۵	جناب حافظ احمد الدین صاحب	۸	جناب رسالہ الملک محمد حیات خان صاحب	۵
جناب حاجی محمد بخش صاحب لیانی	۵	جناب علی محمد صاحب	۸	جناب ملک شیر بہادر خان صاحب	۵
جناب کرم علی صاحب چاودہ	۵	جناب ملک جلال صاحب	۸	جناب ملک احمد یار خان صاحب	۵
جناب مسماہ جلال صاحبہ	۵	جناب مسماہ عائشہ بی بی صاحبہ	۸	جناب حافظ شیر محمد صاحب	۵
جناب حاجی محمد الدین صاحب	۵	جناب ملک غلام محمد صاحب	۵	جناب سید علی محمد صاحب	۵
جناب اللہ دتہ صاحب دھن	۵	مسلمانان اپنی	۵	جناب ملا محمد علی صاحب چھادنی شاہ پور	۵
جناب حاجی نور محمد صاحب لیانی	۵	جناب چمن الدین صاحب	۵	جناب میان عطا محمد صاحب	۵
جناب چوہدری فتح محمد صاحب	۵	جناب قاضی محمد رضا صاحب نلی	۵	جناب ملک اللہ یار خان صاحب	۵
جناب حافظ محمد زبیر صاحب چکٹا	۵	معلوم الاسم	۵	جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب	۵
جناب ملک مرزا خان صاحب	۵	جناب حاجی محمد الدین صاحب چاودہ	۵	جناب چوہدری راجہ خان صاحب میٹ	۵
جناب حافظ محمد زبان صاحب چکٹا شمال	۵	جناب حاجی منیر احمد صاحب	۵	جناب ملک محمد ضیاء صاحب	۵
جناب شیر محمد صاحب چکٹا شمالی	۵	جناب حیات محمد صاحب	۵	جناب سید غلام جیلانی صاحب دہلی	۵
جناب سید ولایت شاہ صاحب	۵	جناب حاجی محمد الدین صاحب	۵	جناب سید غلام محمد صاحب دہلی	۵
جناب قادر بخش صاحب کوٹ موہن	۵	جناب محمد حسین صاحب	۵	جناب حافظ محمد بزم صاحب سیٹھی دہلی	۵
جناب حافظ دین محمد صاحب اپنا	۵	جناب رحمان صاحب	۵	جناب محمد صاحب اینڈ سنز آگرہ	۵
جناب حاجی احمد صاحب حضور پور	۵	مسلمانان علیہ مخدوم	۵	جناب حکیم عبد الحمید صاحب آگرہ	۵
جناب میان غلام محمد الدین صاحب	۵	جناب مولوی گل محمد صاحب نصیر پور	۵	جناب حاجی محمد یوسف صاحب آگرہ	۵
جناب حافظ عبدالرؤف صاحب	۵	جناب دبیر صاحب انجمن نعمانیہ لاہور	۵	جناب میان محمد صدیق محمد عمر صاحبان دہلی	۵
جناب گل ہوان خان صاحب	۵	مسلمانان اجالہ	۵	جناب مولوی فضل کریم صاحب دہلی	۵
جناب میان محمد صاحب ہڈالی	۵	مسلمانان گجرات	۵	میسر زبیر علی صاحب محمد شریف صاحبان دہلی	۵
جناب میر نعم الدین صاحب	۵	ناظم صاحب خرب الانصار کمر پکا	۵	عالمیاجاب نواب محمد حیات صاحب قریشی لاہور	۵
جناب شمس گل محمد صاحب	۵	جناب حاجی محمد خلیل صاحب	۵	میسر زکریا نور علی سٹور کان پور	۵
جناب حکیم میان راجہ صاحب	۵	جناب سید ولایت شاہ صاحب	۵		

۸	جناب میان محمد اسماعیل صاحب	۸	سیرزا وٹیل اسپوٹ ایجنسی	۸	جناب قاضی مولانا بخش نور محمد صاحبان کانپور
۸	جناب ماسٹر محمد اسماعیل صاحب	۸	سیرزا منور برادر	۸	عالیجناب مولوی غلام محی الدین صاحب کانپور
۸	جناب میان نور دین صاحب	۸	سیرزا سکے لیدر کمپنی	۸	جناب میان انکوش میر حسین صاحبان
۸	جناب میان غلام محمد محمد ابراہیم صاحبان	۸	سیرزا بخش حاجی محمد محمد شریف صاحبان	۸	جناب میان اللہ بخش حاجی محمد محمد شریف صاحبان
۸	جناب میان محمد عاشق معراج الدین صاحبان	۸	جناب ایم غلام رسول صاحب	۸	صاحبان دہلی
۸	جناب میان شمس الدین صاحب	۸	سیرزا اے بی صادق برادر کلکتہ	۸	جناب حاجی اعلیٰ میان صاحب ڈھاکہ
۸	جناب قاضی محمد حسین محمد صدیق صاحبان	۸	جناب محمد حیات صاحب	۸	جناب حاجی عبدالوہاب صاحب
۸	جناب میان محمد شریف صاحب	۸	جناب فضل الہی صاحب	۸	جناب حاجی عظیم الدین صاحب
۸	جناب محمد ابراہیم میان محمد شریف صاحبان	۸	جناب محمد رفیق صاحب	۸	جناب امجدین صاحب
۸	جناب محمد شریف صاحب	۸	جناب فضل الہی صاحب	۸	جناب حافظ فضل الہی صاحب
۸	جناب ابو غلام قادر صاحب	۸	جناب عبدالرشید صاحب	۸	جناب میان محمد صدیق صاحب
۸	جناب شیخ محمد الدین صاحب	۸	جناب محمد اعظم صاحب	۸	جناب حاجی نذیر حسین صاحب
۸	جناب مولوی عبداللہ صاحب	۸	نذیر علیہ جناب حضرت امیر صاحب اب لکھنؤ	۸	جناب حاجی مولانا بخش صاحب
۸	جناب محمد الیاس صاحب	۸	جناب شیخ فضل الہی حبیب الہی	۸	جناب میر کریم صاحب
۸	جناب حاجی نور احمد صاحب	۸	نور الہی صاحبان لکھ	۸	جناب حکیم محمد صدیق صاحب کلکتہ
۸	معلوم الاسم	۸	جناب شیخ محمد صدیق صاحب ایڈمنسٹریٹر	۸	جناب نواب عبدالحق صاحب
۸	جناب حاجی غلام محمد محمد اسماعیل صاحبان لکھ	۸	جناب مولوی غلام محمد صاحب لکھ	۸	جناب شیخ محمد عبد اللہ صاحب
۸	ناظم صاحب حزب الانصار دار برٹن	۸	جناب شیخ فضل احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر	۸	جناب چوہدری فضل احمد صاحب
۸	میزان ۱۱/۵/۹	۸	مسلمان چون گولڈ لڈیہ جناب چوہدری غلام بخش	۸	جناب فضل محمد فضل الرحمن صاحبان
نہ سب عطیات موصولہ در دفتر کلکتہ		۸	صاحب تحسین لکھنؤ	۸	جناب تجاری صاحب
نذیر علیہ قاضی الطاف احمد صاحب		۸	مسلمان و جمہ نذیر علیہ جناب مولوی عبداللہ صاحب	۸	جناب صدر الدین میر احمد صاحبان
۸	جناب مولوی انور حسین صاحب کلکتہ	۸	نذیر علیہ جناب حضرت امیر صاحب	۸	جناب ملا علی الیکرم صاحب
۸	جناب ایم غلام رسول صاحب	۸	میزان ۶-۶-۶۰	۸	جناب قاضی فضل الہی صاحب
۸	جناب میان خدا بخش صاحب کلکتہ	۸	نہ سب افضل خرب انصار وار برٹن	۸	جناب حاجی عبد الباق صاحب
۸	جناب حاجی احمد الدین صاحب	۸	جناب ریاض محمد صاحب	۸	جناب مولوی برادر صاحبان
۸	جناب مولوی علی حسین مولانا بخش صاحبان	۸	جناب میان بخش محمد شریف صاحبان	۸	جناب مولوی علی العظیم صاحب
۸	جناب ریاض مولوی برادر صاحب کلکتہ	۸	جناب مولوی عبد الرحمن صاحب وغیرہ	۸	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب
۸	جناب خواجہ چوہدری رشید احمد صاحب	۸	جناب چوہدری غلام محی الدین صاحب	۸	جناب میر صابر علی صاحب
۸	جناب چوہدری فضل الہی صاحب	۸	جناب ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب	۸	جناب قاضی محمد شریف صاحب

جناب میاں محمد جات صاحب کلکتہ	چندہ بروز عبد اللہ	حفظہ انوار علی لڑیاں، علی محمد و صاحبہ والی محظوظہ
جناب میاں مولانا محمد صاحبان	حضرت فروخت کھانیں و حضرت قرانی	اسلامی باغ، پراجیانوالہ رنگدان، صاحبانوالی باغی
جناب حاجی کریم بخش نمبر ۱ صاحبان	تقریب عبد اللہ	دروازہ یک والہ پسر عظم شاه، شاہ لطیف، ۱۲۵۹/۱۲/۱۰
جناب سیر فرید آباد کبھی	جناب خالق داد صاحب کل محمدیہ	آدمہ نزوم شیخ وغیرہ جلسہ اللہ ۱۲۵۱/۱۳/۳
جناب شیخ محمد کبھی صاحب	جناب احمد صاحب کبھی	مسلمانان موضع جگہ
جناب قاضی الطاف احمد صاحب	جناب حاجی غلام حسین صاحب بھڑن	جناب میاں محمد صدیق صاحب بھیرہ
میزان	جناب احمد صاحب بھڑی کرٹ	جناب حاجی اللہ بخش صاحب
فہرست عطیات وصولہ و رد و فتر	جناب منشی عبد الشکر صاحب پٹن	جناب ولی محمد صاحب بھیرہ
دستی یا تدریعی منی آمد و غیرہ	جناب مولوی عبداللہ خان صاحب	نذیرہ جناب حضرت امیر صاحب خاں نصا
جناب میر محمد خان صاحب بھیلہ	جناب محمد رمضان صاحب بھیرہ	حافظ محمد افضل صاحب بیانی
جناب غلام دستگیر خان صاحب دھوکڑی	منفردی فرید بخش غلام حسین	جناب خوشی محمد صاحب پٹ
جناب امیر بخش محمد خان صاحبان کلکتہ	جناب منشی منظور الہی صاحب	جناب ستری احمد بخش صاحب بھیرہ
جناب غلام الدین صاحب گلہ شکر	جناب محمد عارف صاحب	جناب فیض محمد صاحب قادر پور
جناب ملک فتح محمد خان صاحبان رنگن	جناب محمد صدیق صاحب	جناب محمد عبداللہ صاحب بھیرہ
جناب مولوی میر شاہ صاحب خوشالی	جناب ناظم صاحب خاں نصا کرٹ پکا	جناب خواجہ حاجی محمد الدین صاحب بھیرہ
چندہ بروز جمعہ الوداع	جناب چودری محمد اکبر صاحب ٹٹلی ولانہ	جناب نادر صاحب علی پور
فروخت کمال نذیرہ بخش غلام حسین	جناب خواجہ حاجی محمد خاں صاحبان جلم	جناب اسٹر غلام محمد صاحب بھیرہ
چندہ بروز عبد الفطر	جناب صاحبزادہ مولانا محمد میر صاحبان پیرل	جناب خان بہادر شیخ میر حسین صاحب
جناب شیخ فضل کرم صاحب بن	جناب صاحبزادہ مولانا محمد خاں صاحبان	جناب فضل الدین صاحب بھیرہ
جناب بابو محمد خان صاحب ٹٹلی	نذیرہ صندوقی بروز جمعہ غیرہ	جناب میاں عبدالرشید صاحب بھیرہ
نذیرہ جناب مولوی محمد سعید صاحب	جناب ابو غلام مصطفیٰ صاحب مزار پور	جناب احمد الدین صاحب بھال
جناب حضرت مولانا محمد حریف صاحبان کوٹہ	جناب میاں محمد شریف صاحبان کلکتہ	جناب منشی کرم الہی صاحب
جناب حضرت صاحبزادہ محمد رسول صاحبان	میزان	جناب محمد فضل صاحب بھلوگنہ
جناب مولوی غلام فرید صاحب	فہرست عطیات بموقعہ جلسہ اللہ	جناب شیخ علی محمد صاحب بھیرہ
جناب صاحبزادہ مولانا محمد خاں صاحبان پیرل	مسلمانان محلہ جامع مسجد کشیالہ والہ سبکی نصا	میزان

[illegible]

فہرست وصولی چندہ ارکان شہر بکیرہ

نام	وصولی	نمبر	دسمبر	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	میزان
مسلمان دروازہ چکوال بکیرہ	اکتوبر ۱۱	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب مہر اللہ دین صاحب	اگست ۱۱	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب اسرار غلام محمد صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب ڈاکٹر فقیر احمد صاحب	جولائی ۱۱	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب خواجہ فضل محمد صاحب گوداڑہ ستمبر و اکتوبر	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حافظ جان محمد صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب ستری دوست محمد صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب سلطان احمد صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب حاجی محمد الدین صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب شیخ محمد اکبر صاحب پشور ستمبر - اکتوبر	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حاجی فضل محمد صاحب - اگست ۱۱	۱۱	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب غلام محمد صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب شیخ محمد زبیر صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب مولوی محمد انور صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب منشی محمد دین صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب محمد صدیق صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب حاجی دوست محمد صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب میان محمد امین محمد صدیق صاحبان	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب میان محمد صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
الکین حزب الانصار بدایہ ایک آٹھ قسط	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب حافظ محمد بخش صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب غلام محمد الدین صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب ستری اللہ دتہ صاحب	اکتوبر ۱۱	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حافظ فضل الہی صاحب	اکتوبر ۱۱	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حافظ دوست محمد صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب خواجہ عبدالرشید صاحب	اگست ۱۱	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب میان کرم الہی صاحب	ستمبر و اکتوبر ۱۱	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب غلام قادر صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب اللہ دتہ صاحب لیڈر	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب ستری محمد صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب نام بخش صاحب	ستمبر و اکتوبر ۱۱	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
جناب حاجی محمد شفیع صاحب	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
جناب خواجہ حافظ حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب جولائی تا اکتوبر	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-